تنظیم اسلامی کا ترجمان

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

45

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا
29واں سال

www.tanzeem.org

13 تا 19 جمادی الاولیٰ 1442ھ / 29 دسمبر 2020ء تا 4 جنوری 2021ء

ایمان کے معنی

''ایمان کا لفظ مادۂ ''امن'' سے نکلا ہے۔ امن کے اصلی معنی نفس کے مطمئن اور بے خوف ہو جانے کے ہیں۔ اسی سے امانت ہے جو ضد ہے خیانت کی، یعنی امانت وہ ہے جس میں خیانت کا خوف نہ ہو۔ امین کو امین اسی لیے کہتے ہیں کہ اس کی نیک معاملگی پر دل ٹھک جاتا ہے، وثوق ہوتا ہے کہ وہ بد معاملگی نہ کرے گا۔ جو اونٹنی غریب اور مطیع ہوتی ہے اس کو اَمُون کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے سرکشی اور شرارت کا خوف نہیں ہوتا۔ اسی مادے کا باب افعال ''ایمان'' ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نفس میں کوئی بات بر بنائے تصدیق و یقین اس طرح جما لی جائے کہ اب اس کے خلاف کسی بات کے راہ پانے اور داخل ہو جانے کا خوف ہی باقی نہ رہے۔ ایمان کا کمزور ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ نفس اس بات پر پوری طرح مطمئن نہیں ہوا، قلب کو پوری طرح سکون نہیں ہوا، اس کے خلاف باتوں کو بھی ذہن میں داخل ہو جانے کا موقع مل گیا۔ اسی سے سیرت کمزور ہوئی اور اس نے عملی زندگی میں بے نظمی پیدا کر دی۔ ایمان کا قوی اور مضبوط ہونا اس کا عکس ہے۔ مضبوط ایمان کے معنی یہ ہیں کہ سیرت بالکل ٹھوس اور یقینی بنیادوں پر قائم ہو گئی، اب اعتماد کیا جا سکتا ہے کہ اعمال ٹھیک ٹھیک اس تخیل اور اس مفکورہ کے مطابق و مناسب صادر ہوں گے جو دل میں جم گیا ہے اور جس سے سیرت کا سانچہ تیار ہوا ہے۔''

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

اس شمارے میں

احیائے اسلام: جماعت سازی، خدشات اور تدارک
دعوت دین کا اصل حق
مطالعۂ کلام اقبال
کیا سودی نظام سے نجات مل پائے گی؟
ام المؤمنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا
اشاریہ مضامین ندائے خلافت 2020ء

برائی کا چرچا کرنے والوں کے لیے دنیا و آخرت میں ذلالت

الھدیٰ (918)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ النور ‏ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ‏ آیات:16 تا 20

وَ لَوۡ لَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَکَلَّمَ بِہٰذَا ٭ۖ سُبۡحٰنَکَ ہٰذَا بُہۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۶﴾ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِہٖۤ اَبَدًا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿ۚ۱۷﴾ وَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ وَ اَنَّ اللّٰہَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿٪۲۰﴾

آیت ۱۶ ﴿وَلَوۡلَاۤ اِذۡ سَمِعۡتُمُوۡہُ قُلۡتُمۡ مَّا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّتَکَلَّمَ بِہٰذَا ٭ۖ﴾ ’’اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو تم کہتے کہ ہمارے لیے جائز نہیں ہے کہ ہم ایسی بات زبان پر لائیں!‘‘ ﴿سُبۡحٰنَکَ ہٰذَا بُہۡتَانٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۶﴾﴾ ’’(اور کہتے کہ) اے اللہ! تو پاک ہے‘ یہ تو ایک بہت بڑا بہتان ہے!‘‘

آیت ۱۷ ﴿یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنۡ تَعُوۡدُوۡا لِمِثۡلِہٖۤ اَبَدًا اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۷﴾﴾ ’’اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم دوبارہ کبھی بھی ایسی کوئی حرکت مت کرنا‘ اگر تم مؤمن ہو۔‘‘

آیت ۱۸ ﴿وَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الۡاٰیٰتِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۱۸﴾﴾ ’’اور اللہ تمہارے لیے اپنی آیات کو واضح کر رہا ہے۔ اللہ سب کچھ جاننے والا‘ بہت حکمت والا ہے۔‘‘

آیت ۱۹ ﴿اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ﴾ ’’بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں بے حیائی کا چرچا ہو‘ اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔‘‘

یعنی وہ لوگ جو مختلف حربوں سے معاشرے میں بے حیائی کو عام کرتے ہیں۔ آیت کے الفاظ اشاعت فحش کی تمام صورتوں پر حاوی ہیں۔ آج کل اس کا بہت بڑا ذریعہ پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا ہے۔ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی ہوئی بھی ہے تو حتی الوسع برائی کا چرچا نہ کیا جائے۔ لیکن اگر قانونی تقاضے پورے ہوتے ہوں تو مجرموں کو کٹہرے میں ضرور لایا جائے اور انہیں ایسی سزا دلوائی جائے کہ ایک کو سزا ہو اور ہزاروں کے لیے باعث عبرت ہو۔

﴿وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾﴾ ’’اور اللہ خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔‘‘

آیت ۲۰ ﴿وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَتُہٗ وَ اَنَّ اللّٰہَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۰﴾﴾ ’’اور اگر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت تم لوگوں پر نہ ہوتی‘ اور یہ کہ یقیناً اللہ بہت مہربان‘ نہایت رحم کرنے والا ہے۔‘‘

تو یہ جو طوفان اٹھایا گیا تھا اس کے نتائج بہت دور تک جاتے۔ (اس مفہوم کے الفاظ یہاں محذوف ہیں۔)

فرمان نبویؐ

بدگمانی سے بچو

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: ((اِیَّاکُمۡ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکۡذَبُ الۡحَدِیۡثِ وَلَا تَحَسَّسُوۡا وَلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا تَنَافَسُوۡا وَلَا تَحَاسَدُوۡا وَلَا تَبَاغَضُوۡا وَلَا تَدَابَرُوۡا وَکُوۡنُوۡا عِبَادَ اللہِ اِخۡوَانًا)) (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو‘ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو‘ اور جاسوسوں کی طرح راز دارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو‘ اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو‘ نہ آپس میں حسد کرو‘ نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو‘ بلکہ اے اللہ کے بندو! (اللہ کے حکم کے مطابق) بھائی بھائی بن کر رہو۔‘‘

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
13 تا 19 جمادی الاولیٰ 1442ھ جلد 29
29 دسمبر 2020ء تا 4 جنوری 2021ء شمارہ 45
مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 600 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا-------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org
''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے اسلام: جماعت سازی، خدشات اور تدارک

انسان کا معاملہ بہت عجیب ہے وہ اکیلا اس دنیا میں آتا ہے اور اکیلا ہی دارِفانی سے کوچ کر جاتا ہے لیکن وہ مہد سے لحد تک کا سفر نہ اکیلا کرنا چاہتا ہے اور نہ اکیلا کر سکتا ہے۔ وہ کسی خاندان کے فرد، کسی قبیلے کے رُکن، کسی شہر کے شہری اور کسی ملک کے باشندے کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ اِسی لیے انسان کو معاشرتی حیوان کہا جاتا ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کے لیے معاشرے کی وہی حیثیت ہے جو مچھلی کے لیے پانی کی ہے۔ انسان کی انفرادیت بڑی محدود ہے وہ چھوٹے موٹے روزمرہ اُمور میں سے بعض تنہا ہی کر لیتا ہے۔ وہ غور وفکر اور عملی طور پر کسی کام کا آغاز تو تنہا کر سکتا ہے لیکن تنہا کسی ایسے کام کو منطقی انجام تک نہیں پہنچا سکتا جو معاشرے پر اچھے یا بُرے اثرات مرتب کرے۔ ہم کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اجتماعیت انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ لہٰذا اس کی فطرت کی رُو سے یہ واجب ہے کہ وہ اپنے لیے سازگار معاشرہ تلاش کرے اور اگر معاشرہ سازگار نہ ہو تو اپنی اخلاقی و روحانی تکمیل کے لیے پورے اخلاص کے ساتھ اس کو سازگار بنانے کی جدوجہد کرے اور مقصد کے حصول کے لیے اجتماعی دانش اور اجتماعی جدوجہد انسان کی ضرورت ہی نہیں مجبوری بھی ہے۔

انبیاء ورسل کا بنیادی مقصد بلاشبہ افراد کی اخلاقی و روحانی تکمیل اور فلاح ونجات ہے لیکن اس مقصد کے لیے سازگار اجتماعی ماحول مہیا کرنے کی جدوجہد کرنا بھی بلاشبہ انبیاء ورسل کے مقاصدِ بعثت اور فرائض ہائے منصبی میں شامل رہا ہے۔ عام انسان کی بات چھوڑیں انبیاء اور رسل نے بھی اپنے مشن کا آغاز تو تن تنہا کیا لیکن حوارین اور صحابہ کرامؓ کی نصرت سے ہی مشن آگے بڑھا۔

اللہ تعالیٰ کے اولوالعزم رسل میں سے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام نے ایک طرف تو اپنی قوم بنی اسرائیل پر ہونے والے سیاسی جبر واستحصال کے خلاف آزادی کی تحریک چلائی اور دوسری طرف اللہ کی معجزانہ مدد کے نتیجے میں اپنی قوم کی آزادی، کتاب وشریعت کے اُتارے جانے اور ایک جماعت فراہم ہو جانے کے بعد اس کے نفاذ کے لیے اپنی قوم سے اجتماعی جدوجہد کا مطالبہ کیا۔ لیکن قوم کی بزدلی آڑے آئی، بات آگے نہ بڑھ سکی اور دین نافذ نہ ہو سکا۔

اللہ کے آخری نبی اور رسول محمد ﷺ نے آ کر پہلی مرتبہ پوری انسانیت کو محفوظ کتاب قرآن مجید کے ذریعے ایک کامل دین کی طرف نہ صرف دعوت دی بلکہ اس دعوت کو قبول کرنے والوں کی سمع و طاعت کے ٹھیٹھ اسلامی اُصول پر ایک مضبوط جماعت بنائی۔ اِس جماعت نے مال وجان کی جس طرح قربانیاں دیں اور جس جانفشانی سے اِس مشن کے لیے وہ جُت گئے انسانی تاریخ اُس کی مثال دینے سے

قاصر ہے۔اور بالآخر فتح مکہ پر حضور ﷺ کے تکبیر رب کے اُس مشن کی جزیرۂ نماعرب کی حدتک تکمیل ہوگئی جس کا حکم اُنھیں سورہ مدثر کی ابتدائی آیات میں دیا گیا تھا۔اور خطبہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ شہادت علی الناس کا یہ فریضہ اپنی امت کو منتقل کر کے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔حضور ﷺ نے جو نظام عدل وقسط قائم کیا خلفائے راشدین نے اُسے نہ صرف نکھارا بلکہ صرف 30 برس کے قلیل عرصے میں 3 براعظموں تک پھیلا دیا۔لیکن خلافتِ راشدہ کے اختتام پر شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی اختیار کردہ تعبیر کے مطابق دین حق کے نظام عدل اجتماعی کی چھ منزلہ عمارت کی صرف چھٹی منزل منہدم ہوئی۔ بقیہ پانچوں منزلوں کو ایک ایک کر کے گرنے میں تقریباً ڈیڑھ ہزار سال لگے۔یہاں تک کہ بیسویں صدی کے آغاز میں یہ عمارت راکھ کا ڈھیر بن گئی۔یعنی مسلمانوں نے خود ادارہ خلافت کے خاتمے کا اعلان کر دیا۔اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ عمارت جو اپنوں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے اور غیروں کی سازشوں سے زمین بوس ہوگئی تھی اُسے ازسرنو کھڑا کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں۔کیا رحمۃ اللعالمین ﷺ کے دیے ہوئے اُس عادلانہ نظام کو ماضی کا قصہ سمجھ لیں۔ہماری نظر میں ایسا کرنا صرف اپنی دنیا اور آخرت تباہ وبرباد کرنا ہی نہیں ہے بلکہ انسانیت سے دشمنی کا مظہر بھی ہے۔ایسا کرنا انسانیت کو آگ کے سمندر میں پھینکنے کے مترادف ہے۔آج دنیا ٹیکنالوجی میں انتہائی ترقی کے باوجود اور انسانوں کو زندگی میں بے شمار سہولتیں فراہم کرنے کے باوجود جہنم زار بنتی چلی جا رہی ہے۔لہٰذا اُس عادلانہ نظام کو واپس لائے بغیر چارہ نہیں۔

عالم اسلام کی حالت یہ ہے کہ ہر گزرتا ہوا دن مسلمانوں کی پسپائی اور ہزیمت کی داستان سنا رہا ہے امت مسلمہ کا اب کوئی حقیقی وجود نہیں ہے مختلف مسلمان ممالک ہیں جہاں مغرب کا سیاسی اور معاشی نظام اپنا قبضہ مکمل کر چکا ہے اور روشن خیالی کے ٹائٹل کے ساتھ مغربی تہذیب وتمدن بھی اپنی جگہ بنا چکی ہے۔یہ ہمہ جہتی یلغار اتنی کامیابی سے سرایت کر گئی ہے کہ آج کے اسلامی دانشور اور مفکر خود سیاسی اسلام پر انگلیاں اُٹھا رہے ہیں ایسے سوال کھڑے کیے جا رہے ہیں کہ اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کسی اسلامی معاشرے کی ضرورت ہے بھی یا نہیں۔یہ وہ دانشور ہیں جو ’’آسان اسلام‘‘ کے قائل ہیں۔وہ بدقسمتی سے گمراہی کی راہ پر گامزن ہیں اور شریعت میں ترمیم وتحریف کرتے دکھائی دیتے ہیں۔مثلاً سود لینا حرام اور ناجائز لیکن دینا حلال اور جائز۔وہ عورت کو اپنے تئیں ’’پردے کی جکڑ بندیوں‘‘ سے آزاد کر رہے ہیں۔علاوہ ازیں جمہوری نظام کے حوالے سے پروفیسر فرانسس فوکو یاما کے فلسفہ End of History کے شدت سے قائل ہیں ہمیں اِن دانشوروں سے کچھ لینا دینا نہیں۔

البتہ دین سے انتہائی مخلص کچھ دانشور جو شریعت محمدی ﷺ کو من وعن قبول کرتے ہیں اور اُس پر عمل پیرا بھی نظر آتے ہیں۔ہم اُن کی علمی صلاحیتوں اور علمی کاوشوں کی دل کی گہرائیوں سے معترف ہیں اور اُنھیں بڑی عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن حیرت اس بات پر ہے کہ وہ اقامتِ دین کی جدوجہد اور اُس کے لیے منظم جماعت کا قیام غیر ضروری سمجھنے لگے ہیں۔ایسے ہی ایک صاحبِ علم کے سامنے ڈاکٹر اسرار احمدؒ مرحوم ومغفور نے چند سوالات رکھے تھے جن کا ہم قارئین کے سامنے اعادہ کیے دیتے ہیں۔پہلا سوال یہ تھا کہ اگر کسی ملک کی آبادی کی عظیم اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہو تو اُس ملک میں کون سا نظام رائج ہونا چاہیے اِسلامی نظام یا کوئی دوسرا نظام؟ دوسرا سوال یہ تھا کہ اگر بدقسمتی سے وہاں اسلامی نظام قائم نہیں بلکہ غیروں کا نظام نافذ ہے تو مسلمان باشندوں کو اِسلامی نظام کے قیام کی کوشش کرنی چاہیے یا نہیں اور کیا یہ کوشش ہر مسلمان انفرادی طور پر اپنے تئیں کرتا رہے یا اِس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کسی منظم جماعت کی ضرورت ہے۔ظاہر ہے ہر ذی شعور ہی نہیں ذی ہوش بھی یہ کہے گا مسلمانوں کو ایک منظم جماعت بنا کر اِسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کرنا چاہیے، یہی جواب اُن صاحبِ علم نے بھی دیا تھا۔ہم اس میں یہ اضافہ کیے دیتے ہیں کہ اگر یہ اِسلامی ملک پاکستان ہو تو بات اخلاقی ہی نہیں دینی سطح پر مزید موکد ہو جاتی ہے کیونکہ مسلمانانِ پاکستان نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ اُنھیں ایک خطہ زمین عطا فرما دے تو وہ اُس میں اُس کا دین نافذ کریں گے۔جہاں تک اس مقصد کے حصول کے لیے جماعت کی ضرورت واہمیت کی بات ہے تو ایک طرف حضرت نوحؑ سے لے کر محمد مصطفیٰ ﷺ تک سلسلۂ رسالت پر نظر ڈالی جائے اور دوسری طرف اُنیسویں اور بیسویں صدی میں سائنسی ترقی اور صنعتی وثقافتی انقلابات کے نتیجے میں دیکھا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ارتقائے زمانہ کے نتیجے میں انفرادیت کا دائرہ سکڑتا جا رہا ہے اور انسان کی اجتماعی زندگی کی اہمیت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔لہٰذا آج اجتماعیت کی ناگزیریت پہلے سے کہیں زیادہ عیاں ہو رہی ہے۔دین اسلام کا معاملہ تو یہ ہے کہ وہ دو افراد کو بھی سفر اور نماز میں جماعت کی صورت میں دیکھنا پسند کرتا ہے۔

جماعت سازی کے حوالے سے کچھ اندیشوں کا بڑی شدت سے اظہار کیا جاتا ہے۔مثلاً یہ کہ اس سے جماعتی وگروہی عصبیت کی لعنت اور شخصیت پرستی

کی مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے۔مزید یہ کہ خود جماعتیں عموماً داخلی انتشار کا شکار ہو جاتی ہیں۔اس سلسلے میں اوّلین بات تو یہ ہے کہ کون سا بڑا کام ہے جو اندیشوں سے خالی ہوتا ہے۔جس چیز میں خیر کا پہلو غالب ہو اس کو اختیار کرنا چاہیے اور اس کے اندیشوں سے بچاؤ کی ہر ممکن تدبیر کرنی چاہیے۔

''شخصیت پرستی'' کے پیدا ہونے کے امکانات وہاں زیادہ ہوتے ہیں جہاں صرف کسی ایک داعی کے اپنے خیالات ونظریات وتصورات اور اسی کے فہم وفکر کو ہی اس اجتماعیت میں ایک ایسے مرکز ومحور کی حیثیت حاصل ہو جائے جس پر کبھی کوئی سوال ہی نہ اُٹھایا جا سکے۔اس کے برعکس اگر بہت سے لوگ باہمی مشاورت سے اپنے مقصد اور اس کے حصول کے طریق پر غور کرتے رہیں اور مسلسل اَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ کی قرآنی ہدایت پر عمل پیرا ہیں تو ان شاءاللہ اس اندیشے کا سد باب ہو جائے گا۔مزید یہ کہ دین کی خدمت کے لیے جمع ہونے والے لوگ ہمیشہ اِنَّنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کے مطابق اپنے آپ کو امت مسلمہ ہی کا ایک حصہ تصور کریں۔ چنانچہ نہ ان میں کوئی غرور و گھمنڈ پیدا ہو نہ اپنے ''چیزے دگر'' ہونے کا احساس پیدا ہونے پائے اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو عام مسلمانوں سے کسی اعتبار سے بہتر وبرتر تصور کریں۔

یہاں یہ حقیقت بھی نگاہ میں رہنی چاہیے کہ تفرقہ بازی محض جماعت سازی ہی سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ کوئی ادارہ یا محض درس گاہ یا دار العلوم بھی ان کا سبب بن سکتا ہے، اب نہ تو یہ صحیح ہے کہ ان خدشات کی بنا پر درس گاہیں اور دار العلوم قائم کرنے ہی بند کر دیے جائیں اور نہ ہی یہ درست ہے کہ دینی مقاصد کے حصول کے لیے جماعتیں قائم کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔ اس کے برعکس حتی الامکان ایسی احتیاطی تدابیر اختیار کی جانی چاہئیں کہ ان کے ذریعے اُمت میں تفرقہ وانتشار پیدا نہ ہو۔

تیسرا اندیشہ جماعتوں کے ''داخلی انتشار'' کا ہے۔اختلاف اس عالمِ واقعہ کی ایک عظیم اگرچہ تلخ حقیقت ہے۔ تحریکیں اُٹھتی ہیں اور بہت کچھ مفید کام کرتی ہیں، پھر ان میں داخلی انتشار رونما ہو جاتا ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا صحیح نہیں ہے کہ ان کا کام نسیاً منسیا ہو جاتا ہے۔ان کے اثرات ان کے بہت بعد تک بھی باقی رہتے ہیں۔لہٰذا ضرورت اس کی ہے کہ خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ کام شروع کیا جائے۔ اختلافات کے حل کے لیے صحت مند راستے حتی الامکان کھلے رکھے جائیں اور جہاں اختلاف نصوص اور بنیادی معاملات کا نہ ہو بلکہ صرف رائے اور تعبیر وتشریح کا اختلاف ہو تو جماعت کے نظم بالا کی رائے اور تشریح کو فوقیت دی جانی چاہیے۔اس کے بعد بھی کبھی ناگوار صورتِ حال پیدا ہو تو اس کا سامنا کیا جائے۔

ہمارے نزدیک احیائے اسلام کا یہ عمل کوئی سادہ اور بسیط عمل نہیں ہے بلکہ اس کے متعدد گوشے ہیں۔جن میں سے ہر ایک میں اولوالعزم افراد اور جماعتیں برسرکار ہیں۔ مثلاً تعلیمی و تدریسی، اصلاحی و تربیتی، تبلیغی و دعوتی، قومی و ملی اور انقلابی و احیائی جو بظاہر ایک دوسرے سے جدا اور مختلف بلکہ بعض پہلوؤں کے اعتبار سے متضاد ہونے کے باوجود اِس وسیع تر احیائی عمل کے اعتبار سے ایک دوسرے کے لیے باعث تقویت ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے قابل ہیں۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ دین و مذہب کے مخالف اور لادینیت کے علمبردار تو پوری طرح منظّم ہو کر کام کر رہے ہیں اور ان کے مختلف گروہ اور جتھے مختلف اطراف سے پوری تنظیم اور اجتماعیت کے ساتھ دینی قوتوں پر یلغار کر رہے ہیں۔لیکن دینِ حق کے ماننے والے ابھی اِس بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں کہ دینِ متین کے لیے اجتماعی جدوجہد ضروری ہے یا نہیں۔ یہاں ایک فرمان رسول ﷺ کا حوالہ دینا اس بحث کو منطقی انجام تک پہنچاتا ہے: اَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِھِنَّ، بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْھِجْرَةِ وَالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

نوٹ: اِس تحریر میں تنظیم اسلامی کے بنیادی لٹریچر ''تعارف تنظیم اسلامی'' نامی کتاب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

دعائے مغفرت کی اپیل

☆ حلقہ سرگودھا کے منفرد مبتدی رفیق ساجد امیر کی والدہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:0318-9303998

☆ تنظیم اسلامی کے ملتزم رفیق قرآن اکیڈمی کے کارکن، ماہنامہ میثاق ڈسپیچ سیکشن کے انچارج جناب محمد ارشد تنویر کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:0343-4673016

☆ قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور کے لائبریرین شیخ محمد نصیر وفات پا گئے۔
برائے تعزیت:0321-4181055

☆ باجوڑ غربی کے ملتزم رفیق یوسف جان کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔
برائے تعزیت:0344-9746460

☆ حلقہ کراچی جنوبی کی مقامی تنظیم قرآن اکیڈمی کے بزرگ ملتزم رفیق محترم عزیز الٰہی انصاری وفات پا گئے۔ برائے تعزیت:0300-2435625

☆ حلقہ کراچی جنوبی کی مقامی تنظیم قرآن کے مبتدی رفیق محترم علی جمیل کے والد وفات پا گئے۔ برائے تعزیت:0312-2096292

☆ حلقہ کراچی وسطی کی مقامی تنظیم قرآن مرکز جوہر کے ناظم بیت المال جناب غلام باری کے والد وفات پا گئے۔

☆ حلقہ کراچی، گلشن معمار کے ناظم تربیت محترم فیصل الزمان کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت:0321-2596672

☆ حلقہ کراچی شمالی کے ناظم مالیات محترم شاہد نواز کی ممانی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت:0300-2596672

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

دعوت دین کا اصل حق

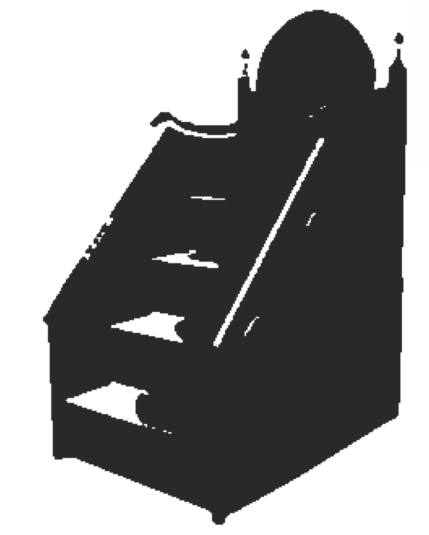

(سورہ الطور کی آیات 36 تا 38 کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے 11 دسمبر 2020ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

مرتب: ابو ابراہیم

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن حکیم کے سلسلہ وار مطالعہ کے ضمن میں ہم سورۃ الطور کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ زیر مطالعہ آیات میں مشرکین کو سوالیہ انداز میں مخاطب کیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے اندر جھانک کر اپنے آپ کا جائزہ لیں کہ وہ کن گمراہیوں میں مبتلا ہیں۔ یہ جھنجھوڑنے کا ایک انداز ہے۔ فرمایا:

﴿اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿٣٦﴾﴾

’’کیا آسمانوں اور زمین کو انہوں نے بنایا ہے؟ بلکہ (اصل بات یہ ہے کہ) یہ یقین نہیں رکھتے۔‘‘

بہت سادہ بات ہے لیکن بہت گہری چوٹ ان مشرکین کے باطل عقائد پر لگائی جا رہی ہے۔ پچھلی آیت میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ خود بخود پیدا ہو گئے یا یہ خود خالق ہیں۔ یہ انسان کو اپنی ذات کے حوالے سے غور وفکر کی دعوت تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کینوس کو اور بڑا کر رہا ہے کہ اپنی ذات سے نکل کر اس کائنات پر ذرا نگاہ ڈالو۔ دعوت دی جا رہی ہے کہ ذرا غور کرو، تمہارا معاملہ تو بہت ہی ہلکا سا ہے۔ یہ ساڑھے پانچ چھ فٹ کا انسان اس پوری کائنات میں ذرے کی نسبت بھی نہیں رکھتا لیکن آسمان کو دیکھو، زمین کو دیکھو، ان کو کس نے بنایا ہے؟ جیسے ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ﴾ ’’آسمانوں اور زمین کی تخلیق یقیناً زیادہ بڑا کام ہے انسانوں کی تخلیق سے‘‘ (المومن:57)

یہ دلائل آخرت کے حوالے سے بھی ہیں، مرنے کے بعد دوبارہ زندگی کے حوالے سے بھی ہیں۔ لیکن یہاں توحید کے دلائل کے ضمن میں یہ بات آ رہی ہے۔ جب کائنات کی تخلیق اللہ کی ہی تدبیر ہے، اسی کی صناعی میں ان جھوٹے معبودوں کی شرکت کا کوئی معاملہ نہیں ہے جنہیں مشرکین نے خود تراش رکھا ہے تو پھر ان جھوٹے معبودوں کی عبادت کا بھی کوئی جواز نہیں بنتا۔ عبادت کا حقدار وہ ہے جو خالق بھی ہے، مالک بھی ہے، رب بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾﴾ ’’پس انہیں بندگی کرنی چاہیے اس گھر کے رب کی جس نے انہیں بھوک میں کھانے کو دیا اور انہیں خوف سے امن عطا کیا۔‘‘ (قریش)

یہ توحید کے وہ دلائل ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس مقام پر بیان فرما رہا ہے۔ آگے ارشاد ہے:

﴿اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿٣٧﴾﴾

’’کیا ان کے قبضہ قدرت میں آپ کے رب کے خزانے ہیں یا یہ داروغہ ہیں؟‘‘ (الطور)

مشرکین ایک طرف شرک میں مبتلا تھے اور دوسری طرف وہ آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے کے لیے مختلف بہانے اور اعتراضات تراش رہے تھے۔ جن کا مطالعہ ہم پچھلی آیات میں کر چکے ہیں۔ اب ان کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک یتیم ملا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت دے دی، اللہ تعالیٰ کو طائف یا مکہ کا بڑا سردار نہیں ملا (معاذ اللہ)۔ یہ دراصل ایک دنیا پرست اور مادہ پرست انسان کی سوچ کی عکاسی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جس کے پاس مال ہو، بڑا منصب، بڑی جاگیر ہو تو اسی کی عزت ہوگی۔ یہی بات حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے سرداروں نے کہی تھی کہ تمہارے ماننے والے تو ہمارے معاشرے کے کمزور ترین لوگ ہیں۔ اب یہی بات مشرکین کے سردار کہہ رہے تھے کہ ایک یتیم کو نبوت دے دی گئی۔ (معاذ اللہ) اللہ مکہ یا طائف کے کسی سردار کو نبوت عطا کرتا۔ کبھی وہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہتے کہ بلال اور خباب رضی اللہ عنہما کو یہاں سے ہٹایا جائے تب ہم مجلس میں بیٹھیں گے۔ ان کی اس عامیانہ سوچ پر اللہ تعالیٰ سوالیہ انداز میں ان سے پوچھتا ہے: ’’کیا ان کے قبضہ قدرت میں آپ (ﷺ) کے رب کے خزانے ہیں یا یہ داروغہ ہیں؟‘‘ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ﴾ ’’اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کا کام کس سے لے اور کس طرح لے!‘‘ (الانعام:124)

نہ کوئی اپنی مرضی سے نبی بن سکتا ہے اور نہ اپنی محنت سے بلکہ نبوت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ یہ اللہ کے فیصلے ہیں۔ اس معاملے میں کسی دوسرے کو کوئی اختیار نہیں جو دیکھے کہ اللہ نے کس کو کیا دینا ہے۔ یہ تو سرکش لوگوں کا انداز ہے کہ وہ لوگوں کو مال، دولت اور منصب کی بنیاد پر پرکھتے ہیں لیکن اللہ کا یہ معیار قطعاً نہیں ہے۔ اس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ﴾ ’’یقیناً تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب

سے بڑھ کر متقی ہے۔‘‘(الحجرات:13)

جہاں تک نبوت کا تعلق ہے وہ تو وہبی ہے۔اس کا عطا ہونا صرف اللہ کے اختیار میں تھا اور آخری نبی ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔لیکن اس کے بعد ولایت کے درجہ تک انسان تقویٰ کی محنت سے پہنچ سکتا ہے۔محض مال، جائیداد، خوبصورتی، رنگ،نسل کی بنیاد پر اللہ کے ہاں کسی کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔اللہ تو یہ دیکھتا ہے کہ دلوں میں ایمان ہے یا نہیں۔اعمال میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کی فرمانبرداری ہے یا نہیں۔البتہ اس کا یہ قطعاً مطلب نہیں ہے کہ اللہ کے متقی اور فرمانبردار لوگوں کے پاس مال نہیں ہوسکتا،ان کے پاس بادشاہت نہیں ہوسکتی، خلفائے راشدین کو خلافت ہی ملی ہے۔اسی طرح انبیاء میں سلیمان علیہ السلام کو بادشاہت ملی۔اس میں کوئی حرج نہیں۔لیکن اللہ کے ہاں تقویٰ والوں کا مقام ہے۔جب ہم مٹی کے نیچے چلے جائیں گے تو وہاں نہ مال کام آئے گا، نہ خاندان کام آئے گا اور نہ خوبصورتی کام آئے گی۔وہاں صرف اپنے اعمال، تقویٰ اور ایمان کام آئے گا اور اسی کی بنیاد پر آخرت میں فیصلے ہونے ہیں۔بقول شاعر ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آگے ارشاد ہوا:

﴿اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ یَّسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ۚ فَلْیَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾﴾ ’’کیا ان کے پاس کوئی ایسی سیڑھی ہے جس کے ذریعے سے یہ آسمان کی خبریں سن لیتے ہیں؟‘‘(اگر ایسا ہے) تو ان کا سننے والا کوئی واضح دلیل لائے۔‘‘(الطور:38)

یعنی تمہاران واضح حقائق کو جو تمہارے سامنے پیش ہو رہے ہیں کو جھٹلانے کا کیا جواز باقی بچتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ کا چالیس برس کا کردار ان کے سامنے تھا۔صادق اور امین ان لوگوں نے کہا، آپ ﷺ سے فیصلے انہوں کرائے، توحید کے دلائل واضح ہیں۔شرک کا رد واضح ہو چکا، جھوٹے معبودوں کی بے بسی واضح ہو چکی اب کیا اعتراض کی گنجائش رہتی ہے؟ اب کیا دلیل تمہارے پاس ہے، کیا آسمان سے سن کر آئے ہو؟ اگر حق کے دلائل کے رد کے لیے تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو لے آؤ۔

یہ اللہ کا سچا کلام ہے جو شروع ہی یہاں سے ہوتا ہے:

﴿الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚ فِیْهِ ۚ﴾ ’’ا۔ل۔م۔یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔‘‘(البقرۃ)

قرآن معاشرے میں علی وجہ البصیرۃ اپنی بات رکھوانا چاہتا ہے، ڈنکے کی چوٹ پر بیان کروانا چاہتا ہے۔وہ اپنے دلائل بھی پیش کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اگر تمہارے پاس دلائل ہیں تو لے آؤ۔جیسے اہل کتاب سے بھی کہا جاتا ہے کہ:

﴿ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۶۴﴾﴾ ’’کیا کوئی اور معبود بھی ہے اللہ کے ساتھ؟ آپ کہیے کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو؟‘‘(النمل:64)

آج اُمت مسلمہ غیروں کی چمک دمک دیکھ کر مرعوبیت در مرعوبیت اور غلامی در غلامی میں اس انتہا پر پہنچ چکی ہے کہ ہم غیروں سے آئی ہوئی ہر چیز کو اسلامائز کرنے کی بات کرتے ہیں۔حالانکہ اسلام کی اپنی اٹھان ہے۔یہ قرآن وسنت پر مبنی دین الٰہی ہے اور اس کا اپنا مزاج، اپنے تقاضے اور اپنا پورا نظام ہے۔اس میں کسی کنٹری بیوشن، کسی پک اینڈ چوز کی گنجائش ہی نہیں ہے کہ اس کی بعض چیزوں کو چھوڑ دو اور بعض چیزیں دوسروں سے لے کر اس میں ایڈ کر دو۔اس دین کو اس کی بالکل ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ مکمل دین ہے۔لیکن آج غیروں سے مرعوبیت کا یہ عالم ہے کہ غیروں سے لی ہوئی چیزوں کو اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔جیسے ایک بڑے صحافی نے یہ پھلجھڑی چھوڑی کہ ہم

پریس ریلیز 24 دسمبر 2020ء

قائداعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا

شجاع الدین شیخ

قائداعظم نے قرآنِ پاک کو پاکستان کا آئین قرار دیا تھا۔یہ بات امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔اُنھوں نے کہا کہ قائداعظم کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُن کے اقوال پر سنجیدگی اور خلوص سے عمل کیا جائے۔وہ پاکستان میں اِسلامی نظام کے قیام کے اتنی شدت سے قائل تھے کہ اُنھوں نے اُن لوگوں کو شرپسند قرار دیا تھا جو یہ افواہیں اُڑا رہے تھے کہ پاکستان میں شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ نہیں ہوگا۔اُنھوں نے بستر مرگ پر یہ ایمان افروز جملہ کہا تھا کہ میرا ایمان ہے کہ یہ رسولِ اللہ ﷺ کا روحانی فیض ہے کہ پاکستان وجود میں آ گیا، اب یہ پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ اسے خلافتِ راشدہ کا نمونہ بنائیں، تاکہ خدا اپنا وعدہ پورا کرے اور مسلمانوں کو زمین کی بادشاہت دے۔حقیقت یہ ہے کہ پاکستان اور اِسلام لازم وملزوم ہیں۔اِس بات میں رَتی بھر شک کی گنجائش نہیں کہ اسلام ہی پاکستان کے وجود کا جواز ہے۔اُنھوں نے انتباہ کیا کہ اگر اِسلامی نظام کو پاکستان کی بنیاد نہ بنایا گیا تو پاکستان کا استحکام ہی نہیں اُس کی بقا بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

14 فروری کو ویلنٹائن ڈے بے شک نہ منائیں لیکن اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ ہم اپنی بیگم کو لے کر ہوٹل جائیں اور وہاں کھانا کھائیں۔ یعنی اس دن کچھ نہ کچھ ضرور کرو اور 14 فروری کو اسلامائز کرو۔ یہ مرعوبیت کی باتیں ہیں۔ حالانکہ ہمارا دین ان باتوں کا محتاج نہیں ہے۔ آپ جب چاہیں جا کر کھانا کھائیں صرف چودہ فروری کو ہی کیوں؟ آپ کس کس چیز کو اسلامائز کرو گے؟ اسلامک سکولز، اسلامک بینکنگ بڑے خوبصورت نام ہیں۔ مغرب میں ڈیٹ کا تصور ہے تو آج کل اسلامک ڈیٹنگ بھی چل رہی ہے۔ گویا ہم دلیل کہاں سے لے رہے ہیں؟ حالانکہ اسلام کا یہ مزاج ہرگز نہیں ہے۔ قرآن اپنی شان کے ساتھ آیا ہوا ہے اور اللہ کا عطا کردہ ہے، اسلام اپنی شان کے ساتھ آیا ہوا اور رب کائنات کا عطا کردہ دین ہے اس کو علیٰ وجہ البصیرۃ پورے یقین کے ساتھ اور بے باکی کے ساتھ ہمیں پیش کرنا چاہیے نہ کہ معذرت خواہانہ رویہ ہو۔ سورۃ القلم میں ارشاد ہے:

﴿وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ⑨﴾ ''وہ تو چاہتے ہیں کہ آپ ذرا ڈھیلے پڑیں تو وہ بھی ڈھیلے پڑ جائیں۔'' (آیت:9)

پرانی بات ہے کہ روسیوں نے ہندوستان کے علماء سے کہا کہ اسلام اچھا دین ہے لیکن ہمیں شراب کے معاملے میں تھوڑی نرمی مل جائے تو ہم باقی اسلام قبول کرلیں گے۔ اگر ہم جیسے کم عقل اور کم علم والے ہوتے تو کہتے ہیں کہ اگر سو باتیں مان رہے ہیں، ایک نہیں مانتے تو اس میں کیا مسئلہ ہے۔ ہم مسلمان کون سی سو پہ عمل کر رہے ہیں۔ اگر سو مان رہے ہیں تو ایک بعد میں منوالیں گے۔ اُس وقت کے علماء نے کہا کہ نہیں، اگر آج یہ کہہ رہے ہیں کہ صاحب ذرا شراب کی گنجائش دے دو تو کل کہیں گے کہ ذرا سود کی گنجائش دے دو، کوئی اور کہے گا نکاح کے معاملے میں چھوٹ دے دو تو پھر باقی کیا بچے گا۔ اسلامی شعائر پر کوئی کمپرومائز نہیں ہے۔ اسلام کی اپنی اُٹھان، اپنا مزاج اور اپنا پورا نظام ہے۔ اس کو اس کی اپنی شکل میں بیان کرنا چاہیے۔ ہمارے استاد ڈاکٹر اسرار احمدؒ ڈنکے کی چوٹ پر منکرات کے خلاف بات کرتے تھے۔ بالخصوص سود کے خلاف، بے حیائی کے خلاف اور باطل نظام کے خلاف۔ وہ خود بیان کرتے تھے کہ بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ ہر جمعہ سود کی حرمت کے بارے میں بات کرتے ہیں اور وہ باتیں بڑی سخت ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ دین میرے ابا جان کا نہیں ہے کہ آپ کو فلاں بات بری لگے تو میں وہ بیان نہ کروں، کل کوئی کہے گا کہ آپ بے حیائی کے خلاف بات کرتے ہیں۔ میں اپنا واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ عید کے موقع پر میں نے بات کی کہ لوگو خیال کرو، ہمارے گھروں میں ٹی وی بہت چل رہا ہے، ہندوانہ کلچر کو بہت دیکھا جا رہا ہے۔ انڈیا کے ڈراموں میں جب شادی ہوتی ہے، پھیرے ہوتے ہیں تو ہمارے ہاں بھی بچے پوچھتے ہیں کہ باجی پھیرے کب لگائے گی۔ میں نے کہا کہ احتیاط کیجیے، ایسا نہ ہو کہ کل بچے پوچھیں کہ دادا کی چِتا کب جلے گی۔ اس پر کچھ حضرات ناراض ہو گئے۔ وہ صحیح ناراض ہوئے کیونکہ یہ بات تلخ ہے۔ لیکن اگر بچہ پھیرے کا پوچھے گا، پھر چتا کا پوچھے گا تو پھر پرسوں یہ بھی پوچھ سکتا ہے کہ ہم سجدہ جو کرتے ہیں تو ہمارا بت کدھر ہے؟ اگر ہم یہ خیال کرنا شروع کر دیں کہ ان کو فلاں فلاں بات بری نہ لگ جائے تو پھر قرآن میں سے بیان کیا ہوگا؟ جب بیان میں سود کی بات آئے گی تو سود کی حرمت کا ذکر تو کرنا پڑے گا، حدیث رسول ﷺ تو بیان کرنا پڑے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں کم ترین درجہ یہ ہے کہ کوئی اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔'' یہ ابن ماجہ شریف کی روایت ہے۔ اب بات بری تو لگے گی لیکن رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اور اللہ کے رسول ﷺ چاہتے ہیں کہ بات بری لگے تب انسان سود کے معاملات سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرے گا۔ پھر غیر محرم کے ساتھ اختلاط کی بات کہاں تک بات پہنچی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: تمہارے سر میں کوئی کیل ٹھونک دے تو یہ گوارا کر لینا لیکن کسی نامحرم کو چھونا گوارا نہ کرنا۔ کیل کا سن کر جھرجھری تو آئے گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہماری عقلیں ہمیں مرعوبیت کی طرف لے جاتی ہیں اور وحی کی تعلیم ہمیں حق کی طرف لے جاتی ہے۔ غیبت کو لیجیے۔ غیبت کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن ہمیں غیبت بری نہیں لگتی کیونکہ جب غیبت کرتے ہیں تو زبان پر چھالا نہیں پڑتا، جس کی غیبت کرتے ہیں اس کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی تو ہمیں نہیں لگتا کہ یہ کوئی بری شے ہے۔ لیکن اللہ خالق ہے، اس کو پتا ہے کہ یہ کتنی بری شے ہے۔ اللہ کہتا ہے کہ کیا تم چاہو گے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کی لاش کا گوشت کھاؤ۔ یہ جتنا بُرا فعل ہے اتنا ہی بُرا کام غیبت کرنا ہے۔ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اور آپ کو اپنے کلام میں اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی تعلیم کے ذریعے سمجھاتا ہے۔ لیکن یہ ہماری غیروں سے مرعوبیت کا اثر ہے کہ آج قرآن بیان نہیں ہو رہا، اور دین کی بعض تعلیمات پر گفتگو نہیں ہو رہی۔ حالت یہ ہے کہ آج سود کے خلاف، شرعی سزاؤں کے نفاذ کے بارے میں، فرقہ واریت کے خلاف، حتیٰ کہ نفاذِ دین کی سب سے بڑی ذمہ داری جو اس اُمت پر تھی اور قرآن جس کے نفاذ کا تقاضا کرتا ہے' اُس سب سے بڑی ذمہ داری کے حوالے سے بات کرنے میں بھی لوگوں کو جھجک محسوس ہوتی ہے کیونکہ مرعوبیت اور خوف ہے۔ حالانکہ دین کی دعوت معذرت خواہانہ انداز میں نہیں بلکہ پورے یقین کے ساتھ ہونی چاہیے۔ فرمایا:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ﴾ ''(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کہ یہ میرا راستہ ہے' میں اللہ کی طرف بلا رہا ہوں' پوری بصیرت کے ساتھ' میں بھی اور وہ لوگ بھی جنہوں نے میری پیروی کی ہے۔'' (یوسف:108)

یہ تھا حضور ﷺ کا راستہ۔ لیکن آج حضور کی سنت چند گوشوں اور چند سنتوں تک محدود ہو گئی۔ داڑھی ہم حضور ﷺ کا حکم سمجھ کر رکھتے ہیں اور حضور ﷺ سے پیارا چہرہ کسی کا نہیں ہو سکتا اس لیے ہم ان کی کاپی کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ قبول کرلے۔ مسواک کرنا، خوشبو لگانا، ساری مبارک سنتیں ہیں۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی 23 برس کی جدوجہد، 23 برس کی سنت کیا ہے؟ یعنی دعوت الی اللہ کی سنت۔ آج اس سنت کو ادا کرنے کی ذمہ داری میرے اور آپ کے کندھوں پر ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہ جذبہ، وہ جرأت، وہ توفیق ہمیں عطا فرمائے کہ اللہ کے اس کلام اور اللہ کے دین پر میرا اور آپ کا انشراح صدر ہو اور دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق کو بیان کریں، نہ کہ کوئی معذرت خواہانہ رویہ ہو اور کوئی جھکنے کا، مرعوبیت کا، جھجک یا مصالحت کا معاملہ ہو۔ اللہ نے حق عطا کیا ہے اور حق والوں سے بھی اللہ کا تقاضا ہے کہ وہ حق کو اس طرح بیان کریں جیسے کہ اس کے بیان کرنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حق کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اگر فیصلہ میرٹ پر ہوا تو ان شاء اللہ سود کے حوالے سے جتنے بھی خلاف شریعت قوانین ہیں ان کو منسوخ کر دیا جائے گا اور نئی قانون سازی کا کہا جائے گا جو غیر سودی نظام کے اصولوں پر مبنی ہو: حافظ عاطف وحید

پاکستان میں اسلامی معاشی نظام لانے کے لیے کوئی آئینی ترمیم نہیں کرنی پڑے گی کیونکہ ہمارے آئین نے ہمیں گنجائش دی ہے کہ ہم اسلامی معاشی نظام لے کر آئیں: قیصر امام (وکیل انسداد سود کیس)

کیا سودی نظام سے نجات مل پائے گی؟ کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد

سوال: انسداد سود کیس میں وفاقی شرعی عدالت نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی درخواست مسترد کردی ہے، اس درخواست کی نوعیت کیا تھی اور انسداد سود کا مقدمہ اس وقت کس مرحلے میں ہے؟

حافظ عاطف وحید: وفاقی شرعی عدالت کے 7 دسمبر کے سیشن کے بعد بعض اخبارات نے یہ سرخی لگائی کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان کی درخواست مسترد کی گئی ہے۔اصل معاملہ یہ تھا کہ عدالت کی طرف سے سٹیٹ بینک اور اس کے وکلاء کو اپنا موقف پیش کرنے کے لیے کافی وقت دیا گیا لیکن انہوں نے مزید وقت لینے کے لیے درخواست دائر کی تھی ۔ جس پر عدالت نے ان کی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ معاملہ پہلے ہی تاخیر کا شکار ہو چکا ہے اور آپ کو پہلے بھی وقت دیا جا چکا ہے لہٰذا اب مزید انتظار کروانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ دوسری بات یہ بھی تھی سٹیٹ بنک کے وکلاء یہ بھی چاہتے تھے کہ عدالت سود کے ضمن میں کوئی فیصلہ نہ دے کیونکہ ان کے مطابق یہ غیر ضروری اور غیر آئینی ہوگا۔اس درخواست کو بھی عدالت نے یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ آپ اپنا تحریری موقف دلائل کے ساتھ لائیں' اس کے بعد عدالت جائزہ لے گی۔عدالت نے یہ پوائنٹ بھی اٹھایا کہ چونکہ آگے سردیوں کی چھٹیاں آرہی ہیں اس لیے عدالت کے دائرہ اختیار کا جو معاملہ زیر سماعت ہے اس پر کارروائی مکمل کر لینا مناسب ہوگا۔ یہ نکتہ 2002ء میں بھی سپریم کورٹ نے اُٹھایا تھا کہ وفاقی شرعی عدالت اس بات پر بھی اپنا فیصلہ سنائے کہ آیا سود کیس کی سماعت اس کے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں۔لہٰذا اس اعتبار سے یہ بظاہر سپریم کورٹ کے فیصلے کا بھی تقاضا تھا کہ وفاقی شرعی عدالت اس کی سماعت مکمل کر کے اپنا فیصلہ دے۔ابھی فی الحال وہ فیصلہ محفوظ ہے اور دلائل اب تحریری طور پر مانگے گئے ہیں۔انسداد سود مقدمہ کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ تقریباً ایک سال کے وقفہ کے بعد ایک تین رکنی بینچ دوبارہ تشکیل ہوا ہے۔اس بینچ نے 30 نومبر 2020ء سے سماعت کا دوبارہ آغاز کیا ہے۔سٹیٹ بینک کے وکیل نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ چونکہ انٹرسٹ کا لفظ آئین میں بھی آیا ہے اور اگر

مرتب: محمد رفیق چودھری

وفاقی شرعی عدالت انٹرسٹ کے بارے میں اپنا کوئی فیصلہ دیتی ہے یا کسی قانون کو سٹرائیک ڈاؤن کرتی ہے تو اس کا اثر آئین کے اوپر بھی پڑے گا، جبکہ آئین وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر ہے، چنانچہ یہ اپنی حدود سے تجاوز کے مترادف ہو گا۔ اس معاملے کو jurisdiction کے معاملے کے طور پر زیر بحث لایا گیا۔ اس حوالے سے سٹیٹ بنک کے وکیل نے اپنے دلائل دیے تھے جس کے جواب میں جماعت اسلامی کے وکیل قیصر امام صاحب نے کافی مضبوط دلائل اور شواہد پیش کیے اور واضح کیا کہ اس مقدمے کا فیصلہ اسی کورٹ کے ذریعے ہی آنا بنتا ہے۔اللہ کرے کہ کورٹ بھی ان دلائل کو اسی اہمیت کے ساتھ دیکھے اور ایک اچھا فیصلہ دے کر ہمارے لیے آگے صحیح راستہ متعین کر سکے۔

سوال: کیا Jurisdiction کا معاملہ بھی تاخیری حربے کے طور پر استعمال نہیں ہوتا؟

حافظ عاطف وحید: اس معاملے کو ریمانڈ ججمنٹ میں بھی اٹھایا گیا۔اس کے بعد سے سرکاری نمائندوں اور اداروں نے ایک طرح سے یہ بات فرض کر لی کہ چونکہ F-38 پرنسپلز آف پالیسی کی ایک کلاز ہے۔اس کے الفاظ سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ کورٹ کوئی آرڈر نہیں دے سکتی بلکہ یہ حکومت کی اپنی صوابدید ہے کہ وہ سود کے نظام کے خاتمے کی اپنی سی کوششیں کرے۔لیکن اس کے لیے نہ کوئی ڈیڈ لائن دی جا سکتی ہے اور نہ کسی کورٹ کے فیصلے کے ذریعے اس معاملے کو نافذ کرا سکتے ہیں۔ یہ سوچ کافی دیر سے عام ہو رہی تھی جو کہ فرار کا ہی ایک بہانہ ہے۔ یہ بھی طے ہے کہ غیر سودی نظام اس وقت تک نہیں پنپ سکتا جب تک کہ سود والی آپشن ایک دفعہ قانوناً بند نہ ہو جائے۔ جب تک یہ راستہ کھلا ہے غیر سودی نظام کے لیے جو بھی کوششیں ہوں گی وہ کاسمیٹک کے درجے کی ہوں گی اور تاریخ شاہد ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔اب تک جو کوششیں ہوئی ہیں اس میں کچھ لوگوں نے اطمینان کا اظہار کیا لیکن ہمارے ملک کے بیشتر دانشور اور اہل علم کو اس سے اطمینان نہیں ہے اور وہ یہی سمجھتے ہیں کہ سودی آپشن کی یہ کھڑکی بند ہونا ضروری ہے۔

سوال: آپ کیا سمجھتے ہیں وفاقی شرعی عدالت میں انسداد سود کا مقدمہ کس سٹیج پر ہے؟

قیصر امام: میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس طرح 1991ء میں عدالت کے فیصلے سے سود کے خلاف ایک ماحول بنا تھا وہی صورتحال اس وقت بھی ہے۔حال ہی میں وفاقی شرعی عدالت نے اس نکتہ کو زیر بحث لایا ہے کہ سود کے مقدمے کی سماعت اس عدالت کے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں۔ سارے وکلا صاحبان، فیڈریشن اور صوبے وفاقی شرعی عدالت کے اس دائرہ اختیار کو تسلیم کر رہے ہیں لیکن صرف سٹیٹ بنک آف پاکستان ابھی بھی اس چیز پر مصر ہیں کہ سود کے خلاف سماعت شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے ۔عدالت نے کچھ سوالات سٹیٹ بنک آف

پاکستان اور اس کے ہمراہیوں کو دیے ہیں۔ بالخصوص انہوں نے یہ کہا کہ سٹیٹ بینک وہ بل پیش کرے جس میں انہوں نے ربا اور سود کے خاتمے کے حوالے سے بات کی ہے اور جو پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی میں پڑا ہوا ہے۔ ان تینوں نکات کے اوپر دلائل دیے جا چکے ہیں اور امید ہے کہ اب یہ معاملہ آگے چلے گا۔

سوال: کیا انسدادِ سود کے حوالے سے متوقع فیصلے پر عمل درآمد کے لیے حکومت کو آئینی ترمیم کی ضرورت ہوگی؟

قیصر امام: میں نہیں سمجھتا کہ کسی آئینی ترمیم کی ضرورت پڑے گی۔ آئین میں دو قسم کے آرٹیکلز ہیں۔ ایک وہ جو initially enable ہوتے ہیں اور اس کے نیچے پھر ایک ایکٹ آف دی پارلیمنٹ بنایا جاتا ہے۔ دوسرے وہ آرٹیکلز ہیں جو اپنی ذات میں خود قابلِ عمل ہیں۔ شریعت کورٹ کا دائرہ اختیار صرف ان قوانین میں محدود ہے جن میں لفظ انٹرسٹ استعمال ہوا ہے۔ لیکن اس میں شریعت کورٹ نے یہ دیکھنا ہے کہ آیا یہ انٹرسٹ بمعنی ربا استعمال ہوا یا نہیں۔ اگر ہوا ہے تو وہ اسلامی دفعات کے خلاف ہے اور اس صورت میں شریعت کورٹ ان قوانین کو کالعدم قرار دے گی اور اس میں آئین کے اوپر کوئی زد نہیں آتی۔ اس دنیا میں اسلامک فائنانس کے جتنے بھی نظام چل رہے ہیں اس طرح کے نظام پاکستان میں لانے کے لیے کوئی آئینی ترمیم نہیں کرنی پڑے گی۔ کیونکہ آئینی ترمیم کی ضرورت تب ہو گی جب آئین نے آپ کو پابند کر دیا ہو کہ آپ نے اسی نظام کے اندر رہنا ہے۔ جبکہ ہمارے آئین نے ہمیں گنجائش دی ہے کہ ہم اسلامی معاشی نظام لے کر آئیں۔

سوال: وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے انسدادِ سود کے حوالے سے کس طرح کا فیصلہ متوقع ہے؟

حافظ عاطف وحید: سود کے خلاف اس سے پہلے دو فیصلے آ چکے ہیں۔ ایک فیصلہ 1991ء میں وفاقی شرعی عدالت نے دیا اور دوسرا فیصلہ 1999ء میں سپریم کورٹ نے دیا۔ یہ دونوں فیصلے تمام تر آئینی و قانونی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دیے گئے تھے۔ چنانچہ اب بھی اگر اسی طرح میرٹ پر اور بغیر کسی دباؤ کے فیصلہ آتا ہے تو وہ بھی پہلے دو فیصلوں جیسا ہی ہوگا۔ کیونکہ ہمارے قانون کی کتابوں میں جتنی بھی انٹرسٹ کی کلاز ہیں وہ انٹرسٹ کو پرنسپل کے اوپر ایک مشروط اضافے کی صورت میں ظاہر کرتی ہیں۔ اس انٹرسٹ کے غیر شرعی ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ چنانچہ جب یہ ربا ہے تو شریعت کورٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس کو کالعدم قرار دے۔ کیونکہ آئین کی کلاز 203 کے تحت شریعت کورٹ کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ جتنے غیر شرعی قوانین ہیں وہ ان کی نشاندہی کرے اور ان کو منسوخ کرے۔ لہٰذا اگر فیصلہ میرٹ پر ہوا تو ان شاء اللہ سود کے حوالے سے جتنے بھی خلاف شریعت قوانین ہیں ان کو منسوخ کر دیا جائے گا اور نئی قانون سازی کا کہا جائے گا جو غیر سودی نظام کے اصولوں پر مبنی ہو۔

سوال: انسدادِ سود کے کیس میں وکلاء کی باڈی لینگویج کیسی ہے؟

حافظ عاطف وحید: اس میں دلچسپ بات یہ ہے کہ وفاق اور صوبوں کے وکلاء نے واضح طور پر کورٹ کے سامنے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ وہ شریعت کورٹ کے دائرہ اختیار کو چیلنج نہیں کرتے اور وہ اس کے فیصلے کو ماننے کے لیے تیار ہیں۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے جس سے ہم امید

> **یہ صرف ہمارے دین، ایمان، شریعت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مانیٹری نظام اور money پر کنٹرول اور خصوصاً تخلیقِ زر کے اختیار کی بھی جنگ ہے**

کر سکتے ہیں کہ جب فیصلہ میرٹ پر آئے گا تو اس پر عمل درآمد کرنے میں کوئی بڑی مشکلات درپیش نہیں ہوں گی۔ البتہ اس کیس میں مرکزی حیثیت سٹیٹ بینک آف پاکستان کی ہے اور اس نے اس Jurisdiction کو چیلنج کیا ہے۔ سٹیٹ بینک کو اس کیس میں مرکزی حیثیت اس لیے حاصل ہے کہ آج کے دور میں تخلیق زر کے لیے انٹرسٹ ایک آلہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ انٹرسٹ کے خاتمے سے ہمارے مرکزی بینک، اس کے نیچے ڈومیسٹک بینکس اور اس کے اوپر جتنی بھی مانیٹری ایجنسیز ہیں ان کی کارکردگی اور کنٹرول پر حرف تو آتا ہے جو ان کے لیے ایک چیلنج ہے۔ گویا یہ صرف ہمارے دین، ایمان، شریعت کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ مانیٹری نظام اور money پر کنٹرول خصوصاً تخلیق زر کے اختیار کی بھی جنگ ہے۔ ظاہر ہے اگر سود کے خلاف فیصلہ آ گیا تو یہ معاملہ ریاست اور حکومت کے فیور میں ہی جائے گا کیونکہ حکومت کو اس وقت Debt Servising کے جس بھاری بوجھ تلے کام کرنا پڑ رہا ہے اور اس ڈیبٹ سروسنگ کا تناسب اتنا زیادہ بڑھ چکا ہے کہ بڑے بڑے پروجیکٹس اس بوجھ میں ریلیف کے مرہون منت ہیں۔ اس اعتبار سے اگر سود کے خلاف فیصلہ آ جاتا ہے تو یہ حکومت اور ریاست کے لیے ریلیف ہو سکتا ہے لیکن مرکزی بینک، اس کے ذیلی اداروں اور عالمی ایجنسیز کو یہ محسوس ہو سکتا ہے کہ اگر سود کا یہ نظام ختم ہوتا ہے تو پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ مانیٹری کنٹرول ان کے ہاتھ سے نکل کر ریاست اور حکومت کے ہاتھ میں چلا جائے۔

سوال: کیا انسدادِ سود کے مقدمے کی سماعت کرنے والے موجودہ بینچ پر کوئی اندرونی یا بیرونی پریشر ہے؟

قیصر امام: ہم جس معاشرے میں رہ رہے ہیں اس میں عدلیہ آزاد ہے، آزاد عدلیہ کا سلوگن بھی ہے اور ہمارا آئین بھی ایک تحریری آئین ہے۔ لہٰذا میں نہیں سمجھتا کہ ایسی کوئی بات ہے یا اس پر کوئی بات کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ عدالت جس نتیجے پر پہنچے گی فیصلہ میرٹ پر ہوگا۔ ان شاء اللہ!

سوال: کیا آئینی طور پر بھی سود اور انٹرسٹ ربا ہی ہے؟

حافظ عاطف وحید: اس معاملے میں تھوڑی سی الجھن ہے جس کی آڑ لے کر اپنی مرضی مسلط کرنے کی کوشش کی جاتی رہی ہے۔ ہمارے آئین کی شق 29 سے 40 تک وہ شقیں ہیں جو پرنسپلز آف پالیسی سے بحث کرتی ہیں اور ربا والی شق بھی انہی شقوں کے اندر آتی ہے اور وہاں شق 38-F یہ کہتی ہے: State shall eliminate riba as early as possible.

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ربا ایک ایسی بری شے ہے جس کا خاتمہ ہونا چاہیے اور ریاست اس کو جلد ختم کرنے کی ذمہ دار ہے۔ دوسری طرف آئین میں کم سے کم چار جگہوں پر انٹرسٹ کا لفظ ان معنوں میں آیا ہے کہ مختلف قسم کے معاملات میں جو معاوضہ ادا کیا جائے گا وہ انٹرسٹ ریٹ کے مطابق دیا جائے گا۔ یہاں بظاہر لگتا ہے کہ آئین نے انٹرسٹ کے فیور میں بات کی ہے۔ اس کا مطلب یہ نکالا جاتا ہے کہ آئین بنانے والوں کی نگاہ میں ربا کوئی اور شے تھی اور انٹرسٹ کوئی اور شے۔ اس کا جواب بہت اعلیٰ طریقے سے کورٹ میں دیا جا چکا ہے اور یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ آئین کے اندر جن چار جگہوں پر انٹرسٹ کا ذکر آیا ہے ہم نے اس کو چیلنج نہیں کیا بلکہ ہم نے اس ربا کو چیلنج کیا ہے جو قانون میں آیا ہے۔ وہاں پر یہ بھی پوائنٹ اٹھایا گیا ہے کہ ربا قرآن اور حدیث کی اصطلاح ہے۔ جب آپ ربا کے concept پر ایک واضح موقف اختیار کر لیں گے اور ایک جامع و مانع تعریف کے اوپر مطمئن ہو جائیں گے تو آپ آسانی کے ساتھ یہ تعین کر سکتے ہیں کہ ہمارے قانون میں جہاں انٹرسٹ کا لفظ آیا ہے کیا وہ ربا کے معنی میں ہے یا نہیں۔ یعنی یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ قانون میں کہیں

منافع کا لفظ آرہا ہو لیکن اپنے اصل میں وہ وہاں پر بھی ربا ہی ہو؟ ربا عربی کا لفظ ہے، سود فارسی کا لفظ ہے اور انٹرسٹ اور یوژری انگریزی کا لفظ ہے۔ جس چیز کی ممانعت ہے وہ ربا ہے چاہے وہ ربا النسیئہ ہو یا ربا الفضل ہو۔ اس کی تعریف سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کہاں کون سا لفظ ربا کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ جب عدالت فیصلہ دے گی تو سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ آئین کے اندر جو انٹرسٹ کا لفظ آیا ہے اگر وہ ربا سمجھا گیا تو اس کو کالعدم قرار دینے کا فورم سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس ہوں گی۔ پھر ہم وہاں جا کر اپنا موقف پیش کریں گے کہ اب چونکہ تعریف واضح ہو گئی ہے لہٰذا یہاں نقصانات کا معاوضہ اس طرح دیا جائے جس میں شریعت کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ کوئی بڑی الجھن نہیں ہے کہ جس کی وجہ سے فیصلے کو موخر کیا جائے، بلکہ اس الجھن کے دور ہونے سے معاشی معاملے میں جو پیچیدگیاں پیدا ہوگئی تھیں وہ دور ہو جائیں گی۔ ان شاءاللہ!

سوال: جو متوقع فیصلہ ہے کیا حکومت اس کو نافذ کرنے میں مخلص نظر آتی ہے؟

حافظ عاطف وحید: میرے خیال میں یہ پہلی حکومت ہے جس نے پاکستان کو ریاست مدینہ بنانے کی بات کی ہے اور یہاں کی معیشت کو بھی اسلامائز کرنے کی بات کی ہے۔ جب اتنے بڑے دعوے ہوتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ آزماتا بھی ہے اور وہ آزمائش یہی آئے گی کہ آپ اپنے دعوے میں کتنے مخلص ہیں۔ اگر یہ حکومت اس فیصلے کو قبول کر لیتی ہے تو یہ وہ معاملہ ہوگا جو رہتی دنیا تک سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ وہ اس حکومت کی شہرت کو ہمیشہ کے لیے امر کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ برکتیں عطا فرمائے گا جو توقع سے بھی باہر ہیں۔ لیکن اگر حکومت اس فیصلے کو قبول نہیں کرتی اور اس کے راستے کی رکاوٹ بنتی ہے تو سابقہ حکومتوں کا انجام ہمارے سامنے ہے۔ انہوں نے بھی وعدے کیے تھے کہ ہم یہ کام کریں گے لیکن انہوں نے وہ پورے نہیں کیے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کے لیے رسوائیوں کا سامان کیا اور آخرت کا محاسبہ تو زیادہ سخت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حکومت میں پوٹینشل موجود ہے اور اس نے معیشت کی بہتری کے لیے جو دعوے کیے ہیں بس ان کا عملی طور پر اظہار رہ گیا ہے۔ کورونا وائرس کے خطرے کے پیش نظر ہم نے ملک میں لاک ڈاؤن کیا جس کی وجہ سے معیشت پر شدید بوجھ آیا۔ اسی طرح اس وقت ہمارے ہاں ڈومیسٹک قرضوں کا بوجھ اتنا زیادہ ہے، جس کی وجہ سے ہماری نسلیں گویا ان بینکوں کی غلامی میں چلی گئی ہیں۔ اس معاملے کو ہینڈل کرنے کے لیے جیسے کورونا کے معاملے میں بڑا فیصلہ لیا گیا ایسے ہی کچھ فیصلے درکار ہیں جنہیں میں نے فنانشل ایمرجنسی کا نام دیا اور وزیراعظم صاحب کو بذریعہ خط توجہ دلائی کہ اس وقت آپ ایک فنانشل ایمرجنسی لگا دیں، وفاقی شرعی عدالت سے کہا جائے کہ سود کے حوالے سے جلد از جلد اپنا فیصلہ دے دے، قانون سازی کے ذریعے قانون کے تقاضے پورے کیے جائیں اور اس کے نتیجے میں ایک سال کے لیے ملکی بینکوں کو سود کی ادائیگی کا سلسلہ موقوف کر دیا جائے۔ کرونا ایمرجنسی میں آپ نے لوگوں کے کاروبار بھی تو بند کیے ہیں، اگر بینکوں کا سود ایک سال کے لیے روک لیں گے تو کوئی قیامت نہیں آجائے گی۔ اس سے ہمیں جو اربوں روپے میسر ہوں گے وہ سب کے سب ہم معاشی بہتری کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لیے کہ ہمارے ریونیو کا تقریباً 55 فیصد ڈیبٹ سروسنگ میں چلا جاتا ہے۔ اس رقم سے حکومت بند صنعتیں کھول سکتی ہے، تعمیراتی کاموں پر خرچ کر سکتی ہے اور ویلفیئر کے منصوبوں پر خرچ کر سکتی ہے۔ یہ ایک سال کی ایمرجنسی ہماری معیشت کو دوبارہ اٹھانے میں مد ثابت ہوگی۔ یہ ایسا پلان ہے جو بظاہر انقلابی لگتا ہے لیکن حالات جب متقاضی ہوں تو ایسے ریڈیکل اقدامات کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ میں نے ایک خاکہ تیار کیا ہے اگر اس خاکے کو حکومت استعمال میں لائے ہے تو ہماری معیشت کا حال اور مستقبل بھی مستحکم ہو جائے گا۔ ان شاءاللہ!

سوال: پرائیویٹ سود کی کچھ صوبوں میں ممانعت ہے لیکن اداروں کے سود کی ممانعت نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حافظ عاطف وحید: یہ ایک عجیب قسم کا دوغلا پن ہے۔ پنجاب میں بھی پرائیویٹ انٹرسٹ کے خلاف ایکٹ موجود ہے اور کے پی کے اور فیڈرل ایریا میں بھی ایسا ہی ہے لیکن کیا عجیب دوغلی پالیسی ہے کہ وہی سود جب بینکوں سے لیا جا رہا ہے تو وہ نہ صرف قانونی ٹھہرا ہے بلکہ اس کے لیے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ ترغیبات دی جا رہی ہیں۔ اس کی عقل و منطق بھی اجازت نہیں دیتی۔ اس دوغلی پالیسی کو دور کرنا ضروری ہے کہ ایک چیز اگر پرائیویٹ سطح پر غلط ہے تو وہی شے اداروں کی سطح پر بھی غلط ہونی چاہیے۔ اسی سے پھر ہم انصاف اور مساوات کی پالیسی کو فروغ دے سکتے ہیں۔

سوال: کیا حرمت سود کے احکامات فرد اور اجتماعیت کے لیے جدا جدا ہیں اور کیا کورٹ یہ کہہ سکتی ہے کہ جس نے سود لینا ہے وہ لے اور جس نے نہیں لینا وہ نہ لے؟

حافظ عاطف وحید: ہماری بدقسمتی ہے کہ ایک جج صاحب نے یہ ریمارکس دیے تھے۔ اصل میں اس کے پیچھے ایک غلط فہمی ہے جسے سمجھ لینا چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے 3ھ میں غزوۂ اُحد کے موقع پر سود کی حرمت کا اعلان کر دیا تھا۔ اس وقت سے لے کر 9ھ خطبہ حجۃ الوداع تک رسول اللہ ﷺ نے مختلف واقعات میں بہت سی ٹرانزیکشنز کے بارے میں کہا کہ یہ چھوڑ دو، اسے نہ کرو، یہ سود ہے، یہ ربا ہے، اس سے باز آجاؤ اس کے بجائے یوں کر لو۔ یعنی وقفے وقفے سے ہدایات دیں اور واضح کر دیا۔ لیکن آپ ﷺ نے ایک ریاست کے حکمران کے طور پر سود منسوخ کرنے کا فیصلہ حجۃ الوداع کے موقع پر کیا ہے۔ یہ سمجھنے کے لحاظ سے بہت اہم بات ہے۔ حجۃ الوداع وہ موقع ہے جب آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جاہلیت کے تمام معاملات منسوخ کر دیے گئے۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے کے لیے محترم ہے۔ اس کے بعد فرمایا: جان لو جاہلیت کا کل ربا منسوخ کیا جاتا ہے اور سب سے پہلے میں جس ربا کو منسوخ کرنے کا اعلان کرتا ہوں وہ میرے چچا عباس کا ربا ہے۔ یہ حکمران کی حیثیت سے ایک حکم جاری ہوا ہے اور کسی دوسرے فرد کا ربا آپ ﷺ نے منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کوئی انفرادی معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ریاستی اور فوجداری مسئلہ ہے۔ لہٰذا سود کی ہر شکل کا خاتمہ مسلم ریاست کی ذمہ داری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ حکم جاری کر کے بہت سے ایسے قبائل کو بھی اس کا پابند بنایا کہ جو صرف ذمی بنے تھے اور حضرت عمرؓ کے دور میں ان قبائل کو مدینہ اور آس پاس کے اطراف سے نکلنے کا اس لیے حکم ہوا کہ انہوں نے اس معاملے میں حکم عدولی کی تھی۔ لہٰذا یہ محض انفرادی مسئلہ نہیں ہے۔ انفرادی مسئلے کا تعلق آخرت سے زیادہ ہے لیکن اجتماعیت کا تعلق اس دنیا کے نظام کے ساتھ ہے۔ اس حوالے سے یہ تنبیہات ہیں کہ اگر تم ربا سے باز نہیں آؤ گے تو تم پر اللہ کی طرف سے جنگ مسلط کی جائے گی۔ حدیث میں کہا گیا کہ تم پر معاشی بدحالی کا عذاب مسلط کیا جائے گا۔ اس میں بھی اجتماعی معیشت کی بات ہو رہی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہماری معیشت اس کی بہترین مثال ہے، سارے وسائل موجود ہیں لیکن اس کے باوجود معیشت روز بروز روبہ زوال ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ عذاب کی ہی ایک صورت ہے جو ہم پر مسلط ہے۔ اگر قوم بحیثیت مجموعی اس حکم سے سرتابی کرے تو یہ عذاب اس قوم پر آئے گا۔

(باقی صفحہ 13 پر)

ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

فرید اللہ مروت

حضور ﷺ کی گیارہ ازواج مطہرات کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔ ازواج مطہرات کے ساتھ حضور ﷺ کی کچھ باندیوں کا ذکر بھی ہے ان میں ایک ماریہ قبطیہ ؓ ہیں۔ ام المومنین ماریہ قبطیہ حضرت محمد ﷺ کی ازواج میں سے تھیں۔ وہ پہلے مسیحی تھیں اور بازنطینی شاہ مقوقس نے 628ء میں انہیں حضور ﷺ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا تھا۔

ام المومنین ماریہؓ حضرت خدیجہؓ کے بعد دوسری بیوی ہیں جن سے حضرت محمد ﷺ کی اولاد ہوئی۔ حضرت ماریہ آپ ﷺ کے بیٹے ابراہیم بن محمد کی ماں ہیں۔ ابراہیمؓ 18 ماہ کی عمر میں ہی انتقال کر گئے۔ حضرت محمد ﷺ کو اپنے بیٹے کی جدائی کا بہت غم ہوا تھا۔

نام

ماریہ بنت شمعون قبطیہ۔ یہ مصری خاتون تھی۔ مصر کی ''حفن'' نامی بستی میں ان کی ولادت ہوئی تھی۔ مؤرخین کے مطابق آپؓ کا تعلق شاہی خاندان سے تھا۔

والدین

سیدہ ماریہ قبطیہ ؓ کے والد کا نام شمعون تھا۔ وہ قبطی مصری تھے۔ آپؓ کی والدہ محترمہ نصرانی رومی خاتون تھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے 6 ہجری میں صلح حدیبیہ سے فارغ ہو کر بذریعہ خطوط اطراف و اکناف کے بادشاہوں کو دین اسلام کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک خط اسکندریہ کے رومی بادشاہ مقوقس کے نام لکھا۔

اگرچہ انہوں نے اسلام قبول نہ کیا لیکن آپؐ کے سفیر حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے بڑی عزت واحترام سے پیش آیا۔ اور واپسی پر حضور ﷺ کی خدمت میں شاہی خاندان کی دو لڑکیاں ماریہ اور اس کی بہن سیرین، ایک ہزار مثقال سونا، سفید کپڑے کے 20 تھان اور ایک دلدل نامی خچر ارسال کیا تھا۔ واپسی پر راستے میں حضرت حاطب ؓ کی تبلیغ سے دونوں بہنیں مشرف باسلام ہوگئیں۔ حضرت حاطبؓ نے ہدیے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ حضور ﷺ نے حضرت ماریہ ؓ کو اپنے نکاح میں لے لیا اور سیرین ؓ کو حضرت حسان بن ثابت ؓ کو دے دیا۔

حریم نبوت میں آمد

مدینہ منورہ پہنچ کر سیدہ ماریہ قبطیہ ؓ کو رسول اللہ ﷺ کے حرم میں شامل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ماریہ قبطیہ ؓ کو سیدنا حارثہ بن نعمان انصاریؓ کے تفویض کردہ مکان میں ٹھہرایا۔ شادی کے وقت سیدہ ماریہ ؓ کی عمر 20 سال اور حضور ﷺ کی 59 سال تھی۔

سیدہ عائشہ ؓ کے تاثرات

حضرت عائشہؓ نے سیدہ ماریہؓ کی خوبیوں کا برملا اعتراف کیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ سیدہ ماریہ ؓ بڑی حسین وجمیل خاتون تھیں۔ ہمیں ان کے شباب اور حسن وجمال پر رشک آتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ ان کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو ہمیں سوکناپے کی وجہ سے بڑی چبھن محسوس ہوتی۔

بیٹے کی پیدائش

ایک سال مدینہ منورہ میں گزارنے کے بعد ایک دن حضور ﷺ کو گود ہری ہونے کی خوشخبری دی۔ یہ بات سن کر حضور ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس وقت حضور ﷺ کی عمر تقریباً 60 سال تھی۔ سیدہ فاطمہ ؓ کے علاوہ حضور ﷺ کی ساری اولاد اللہ کو پیاری ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے سیدہ ماریہ ؓ کی خدمت اور دیکھ بھال کا خصوصی اہتمام کیا۔ حضرت ماریہ ؓ کے ہاں ایک خوبصورت بیٹا پیدا ہوا جو شکل وصورت میں حضور ﷺ کے مشابہ تھا۔ صحابی رسول ابورافع ؓ نے حضور ﷺ کو بیٹے کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ یہ بشارت سن کر حضور ﷺ اتنے خوش ہوئے کہ آپؐ نے ابورافع ؓ کو ایک غلام بطور تحفہ دیا۔ (تاریخ طبری: 178/2)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کی آمد

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم ؓ کی ولادت پر حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا:

''اے ابوابراہیم السلام علیکم''

اس سے آپؐ نے مسرت کا اظہار فرمایا۔

بیٹے کا نام اور عقیقہ

رسول اللہ ﷺ نے ساتویں دن عقیقہ کیا، سر کے بال اتروائے گئے اور ان کے برابر چاندی خیرات کی۔ بال زمین میں دفن کیے گئے۔ اپنے بیٹے کا نام ابراہیم علیہ السلام کی مناسبت سے ابراہیم رکھا اور دودھ پلانے کے لیے اسے ایک انصاری خاتون ام سیف کے حوالے کیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابراہیم ؓ کی وفات اور جنازہ

حضور ﷺ کو جب بیٹے ابراہیمؓ کی نزع کی حالت کے بارے میں بتایا تو آپؐ عبدالرحمن بن عوف ؓ کے ساتھ تشریف لائے۔ بیٹے کو گود میں اٹھایا، آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے:

''ابراہیم ہم تیری جدائی سے غمگین ہیں۔ آنکھ رو رہی ہے اور دل غمزدہ ہے، لیکن ہم اللہ کی رضا کے خلاف کوئی بات زبان سے نہیں کہیں گے'' جلیل القدر صحابیہ اور رضاعی ماں ام سیف انصاریہؓ نے انہیں غسل دیا۔ حضور ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں حضرت عثمان بن مظعونؓ کے پہلو میں دفن کیا۔

حضرت ماریہ ؓ نے بھی اپنے بیٹے کا صدمہ صبر وتحمل سے برداشت کیا۔

فضائل ومناقب

سیدہ ماریہ ؓ ادب، اخلاق، تسلیم ورضا اور حسن و جمال کی وجہ سے ازواج مطہرات میں رشک کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔ ابراہیمؓ کی پیدائش سے ان کی اہمیت اور زیادہ بڑھ گئی۔ حضور ﷺ کو ان کے عادات واطوار پسند تھے۔ حضور ﷺ جب دنیا سے رخصت ہوئے تو آپؐ ماریہ قبطیہ ؓ سے راضی تھے۔ سیدہ ماریہ قبطیہ ؓ اکثر نماز اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتی تھیں۔

پاکباز اور نیک سیرت

حافظ ابن کثیرؒ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں لکھا ہے کہ

حضرت ماریہ ؓ نہایت پاکباز اور نیک سیرت تھیں۔

دورِ خلافت میں سیدہ ماریہ ؓ کا احترام

سیدنا ابوبکر ؓ اپنے دورِ خلافت میں سیدہ ماریہ ؓ کی بہت عزت کرتے تھے۔ وہ ان کی دینداری، تقویٰ اور عبادت گزاری کے قدردان تھے۔ وہ ان کے فضل و شرف کو بخوبی جانتے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے بھی اپنے دورِ خلافت میں سیدہ ماریہ ؓ کے ساتھ ادب و احترام کا رویہ اختیار کیا۔

سیدہ ماریہ ؓ کی وفات اور نمازِ جنازہ

سیدہ ماریہ ؓ خلافتِ راشدہ کے مبارک دور میں پانچ سال زندہ رہیں۔ ماہِ محرم 16 ہجری میں سیدہ ماریہ قبطیہ ؓ بیمار ہوئیں اور چند دن کے بعد مدینہ منورہ میں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔ ان کی زبان پر ''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کے نورانی کلمات جاری تھے۔

یہ سیدنا عمر فاروق ؓ کا دورِ خلافت تھا۔ سیدنا عمر فاروق ؓ نے بذاتِ خود اعلان کیا اور لوگوں کو جنازے میں شریک ہونے کا حکم دیا۔ بڑی تعداد میں لوگوں نے جنازے میں شرکت کی۔ سیدنا عمر فاروق ؓ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور ان کو بیٹے ابراہیمؑ کی قبر کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

سیدہ ماریہ قبطیہ ؓ نے حضور ﷺ کی رفاقت میں نہایت عمدہ، پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی بسر کی۔ امہات المؤمنین ؓ کی زندگیوں کے معطر، پاکیزہ اور اثر انگیز واقعات قیامت تک آنے والی خواتین کے لیے مشعلِ راہ بن گئے۔

❁❁❁

بقیہ: زمانہ گواہ ہے

سوال: بیرونی ممالک اور عالمی مالیاتی اداروں سے کیے جانے والے معاہدوں کا کیا حل ہوگا؟

حافظ عاطف وحید: اس ضمن میں ایک تدریج اختیار کی جائے۔ ملک کے اندر تو معاملہ مسلمان کا مسلمان کے ساتھ ہے لہٰذا ان کے اوپر تو یہ حکم فوری طور پر نافذ کیا جائے گا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پنشنرز اور بیواؤں کی کفالت کے لیے کوئی سامان نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ سود کے خاتمے سے پنشنرز اور بیواؤں کے لیے پہلے سے کہیں بہتر حالات ہوں گے۔ کیونکہ اللہ نے اگر ایک شے کی ممانعت کی ہے تو دوسری بہت سی چیزوں کی اجازت بھی دی ہے۔ آپ ممانعت کے پہلو پر پابندی اختیار کرلیں تو جو اجازت کے پہلو ہیں ان کے طریقے اور ضابطے پروان چڑھیں گے۔ قرآن میں فرمایا گیا: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ﴾ ''حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال قرار دیا ہے اور ربا کو حرام ٹھہرایا ہے۔''

اب بیع میں تجارت، کاروبار، مضاربت، مشارکت وغیرہ کی دسیوں صورتیں شامل ہیں۔ ان کو اب ایسی شکلوں میں پیش کرنا پڑے گا جن پر لوگ بھروسہ کرسکیں۔ جب آپ سود کے نظام کا خاتمہ کریں گے اور ساتھ ہی کاروبار کی ٹرانسپیرنسی کے لیے جدید دور کے جو طریقے اور آلے ہیں ان کو صحیح طور نافذ کریں گے تو کاروبار کے ذریعے جو کچھ کمائی ہوگی وہ جائز ہوگی اور اس راستے سے لوگوں کو ریلیف بھی ملے گا۔ ہم بدقسمتی سے ان پہلوؤں کو نظر انداز کررہے ہیں۔ جہاں تک غیر مسلم ممالک اور اداروں کے ساتھ معاہدات کا تعلق ہے تو ان کو مقررہ معیاد تک مکمل کرنے کا عندیہ دیا جاسکتا ہے اور آئندہ کے لیے سودی معاہدات سے بچنے کا فیصلہ کیا جائے۔ کچھ معاملات میں آپ ایک اور قسم کا انتظام بھی کرسکتے ہیں۔ جیسے پچھلی صدی میں لاطینی امریکہ میں debt for equity swap کا تجربہ کیا گیا جس سے بہت سے ممالک نے اپنے قرضے ختم کروائے اور ایکویٹی میں کنورٹ کروالیے۔ اسی طرح آج یہ آپشن بھی موجود ہے کہ آپ باہر کے انوسٹرز کو دعوت دیں، وہ یہاں منصوبوں پر کام کریں منافع کمائیں اور ایک مقررہ مدت کے بعد اونرشپ کو ٹرانسفر کر دیں۔

سوال: کیا یہ ممکن ہے کہ عالمی مالیاتی اداروں کو اصل زر واپس کر دیا جائے سود نہیں؟

حافظ عاطف وحید: ایسے تجربات بھی ہوئے ہیں۔ بعض ممالک نے کہا ہے کہ آپ نے جو قرضے دیے تھے وہ کرپٹ حکومتوں کو دیے تھے، وہ پیسہ پرائیویٹ لوگوں کی جیبوں سے ہوتا ہوا باہر چلا گیا۔ لہٰذا ہم اس پیسے کو واپس کرنے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ لیکن اس کے لیے ایک پورا پراسس کرنا پڑے گا کہ جو قرضے آئے ہیں ان کا اچھی طرح آڈٹ کرایا جائے۔ اگر یہ ثابت ہوجائے کہ وہ پیسہ خرد برد ہوا ہے اور جو دینے والے تھے وہ بھی اس خرد برد میں ایک طرح سے شریک تھے کہ اس کے ذریعے سے ہمیں ڈیبٹ ٹریپ میں لانا مقصود تھا تو اس قسم کا انقلابی فیصلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح کے ایک دو کیسز ہوئے بھی ہیں۔ ان کو بروئے کار لاتے ہوئے کسی انٹرنیشنل کورٹ میں مقدمہ بھی چلایا جاسکتا ہے۔ لیکن اس کے لیے بھی ایک عزم والی حکومت اور ریاست چاہیے جو اس چیز کو اس انداز سے head-on لینے کے لیے تیار ہو۔

قارئین پروگرام ''زمانہ گواہ ہے'' کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(10 دسمبر تا 17 دسمبر 2020ء)

جمعرات (10 دسمبر 2020ء) کو دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی میں مرکزی اُسرہ کے اجتماع میں شرکت کی۔ بعد نمازِ ظہر تا عصر نائب امیر کے ہمراہ ناظم مالیات سے ملاقات رہی۔ نمازِ عصر سے مغرب تک نائب امیر اور ناظم اعلیٰ سے ملاقات رہی۔ بعد نمازِ مغرب تا عشاء مولانا زاہد الراشدی کے برادرِ خورد حماد الزہروی صاحب سے ملاقات رہی۔ اسی رات کراچی واپسی ہوئی۔

جمعہ (11 دسمبر 2020ء) کو جامع مسجد شادمان کراچی میں اجتماعِ جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ، اتوار، پیر و منگل (12 تا 15 دسمبر 2020ء): حلقہ کراچی جنوبی کے رفیق عزیز الٰہی انصاری صاحب کے جنازے میں شرکت کی۔ کراچی میں معمول کی مصروفیات رہیں۔ نائب امیر سے آن لائن رابطہ رہا۔

بدھ (16 دسمبر 2020ء) کو (جہاز کی روانگی میں تاخیر کی وجہ سے) کراچی ائیرپورٹ اور دورانِ سفر جہاز میں احباب سے ملاقات رہی۔ نمازِ ظہر سے قبل لاہور واپسی ہوئی۔ بعد نمازِ ظہر ناظم اعلیٰ سے مختصر ملاقات ہوئی۔ عصر سے عشاء ناظم شعبہ تربیت سے نائب امیر کے ہمراہ ملاقات رہی۔ رات 8:30 تا 10:30 بجے مبتدی و ملتزم تربیتی کورسز کے شرکاء کے ساتھ گفتگو ہوئی۔ کچھ حضرات نے اپنے تاثرات بیان کیے اور سوال و جواب کا سیشن بھی ہوا۔ آخر میں کچھ رفقاء نے بیعتِ مسنونہ کی۔ جمعرات (17 دسمبر 2020ء) کو صبح بعد نمازِ فجر تذکیر بالقرآن کی سعادت حاصل کی۔

اشاریۂ مضامین ہفت روزہ 'ندائے خلافت' 2020ء

محمد رفیق چودھری

سال2020ء میں مجموعی طور پر ندائے خلافت کے 45 شمارے شائع ہوئے۔ اس سال کورونا اور عیدین کی وجہ سے کل سات شماروں کا ناغہ ہوا۔ ان شماروں میں مختلف عنوانات کے تحت جو مضامین، تحریریں اور تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیوں کی رپورٹیں شائع کی گئیں، ذیل میں ان کا مفصل اشاریہ پیش کیا جارہا ہے۔ یادرہے کہ اشاریہ کے ہر موضوع کی ابتدا میں موجود ہندسہ نمبر شمار نہیں، شمارہ نمبر ہے۔ (ادارہ)

سرورق کے منتخب شہ پارے

سرورق کے صفحۂ اوّل پر مشاہیر کی تحریروں سے اخذ کردہ منتخب شہ پاروں کی فہرست

1	ابھی اپنے ہاتھ بندھے رکھو	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
2	عام الحزن اور طائف کا سفر	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
3	انقلابی جماعت میں شورائیت کا نظام	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
4	طائف میں حضور ﷺ کی دردبھری دعا	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
5	مشاورت کے بعد فیصلے کا اختیار کس کا؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
6	عمر بھر کے غور وفکر کا حاصل	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
7	مدینہ میں حضور ﷺ کے ابتدائی اقدامات	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
8	غزوۂ بدر سے قبل آٹھ مہمات	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
9	مغربی معاشرہ اور آزادیٔ نسواں	فرید شبیر
10	افغان باقی کہسار باقی	علامہ اقبال
11	عمر بھر کے غور وفکر کا حاصل	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
12	تنظیم اسلامی کیوں قائم ہوئی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
13	روزہ اور تقویٰ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
14	رمضان: نزول قرآن کا سالانہ جشن	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
15	صیام وقیام رمضان	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
16	اتحاد اور اللہ پر توکل	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
17	خلافت: آزادی اور پابندی کا حسین امتزاج	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
18	ایک مہلک خیال	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
19	قرآن مجید سے بے اعتنائی کا اصل سبب؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
20	قائداعظم نے فرمایا	محمد علی جناح
21	اسلامی تحریک کے اوصاف	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
22	عالمی نظام خلافت: نقطۂ آغاز پاکستان	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
23	کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
24	فلسفۂ قربانی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
25	انسان مالک نہیں امین ہے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
26	نظریہ پاکستان سے انحراف کا نتیجہ: نفاق	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
27	اسلام میں جماعتی نظم کی اہمیت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
28	اُمت مسلمہ یا نام نہاد اسلامی دنیا	سید قطب شہید
29	نفاق کب سامنے آتا ہے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30	جماعت اور اطاعت امیر	ابوالکلام آزاد
31	دینی ہیئت اجتماعیہ کے خلاف شیطانی ہتھکنڈے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
32	ہم مسئول ہیں عزم مصمم اور سعی وجہد کے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
33	نور خدا کے دشمن؟	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
34	توکل علی اللہ اور اسباب	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
35	ورفعنالك ذكرك	سید قطب شہیدؒ
36	مسلمانوں کا اولین فرض	اخلاق حسین قاسمی
37	مسلمان اُٹھ کھڑے ہوں	محمود فاروقی
38	بے درد تماشائی نہ بنو	ابوالکلام آزاد
39	سرمایہ داری نہیں، سرمایہ کاری	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
40	اسلامی تحریک کے اوصاف	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
41	حکومت الٰہیہ کے باغی	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
42	اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ	علامہ شکیب ارسلان
43	تحفظ انسانیت	سید قطب شہیدؒ
44	مقصد حیات	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ
45	ایمان کے معنی	سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

الہدیٰ اور فرمان نبوی ﷺ

اس سال ''الہدیٰ'' کے تحت بانیٔ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے درس قرآن کے سلسلہ میں سورۃ الحج کی آیت 67 سے سورۃ النور کی آیت 20 تک ترجمہ وتشریح شائع ہوئی۔ ''فرمان نبویؐ'' کے تحت مختلف موضوعات وعنوانات سے متعلق احادیث نبویؐ شائع کی گئیں۔

اداریہ

حالات حاضرہ پر ادارے کی طرف سے تحریر کردہ اداریوں کی تفصیل۔

[زیادہ تر اداریے ندائے خلافت کے مدیر اور تنظیم اسلامی کے مرکزی ناظم نشر واشاعت جناب ایوب بیگ مرزا نے تحریر کیے۔]

1	کیلنڈر	ایوب بیگ مرزا
2	دانشمندانہ جنگ	//
3	ایک پنتھ تین کاج	//
4	پاکستان: اسلامی فلاحی ریاست یا مسلمانوں کا ملک	//
5	کشمیر بنے گا پاکستان	//

6	بے پردگی بے حیائی کی طرف پہلا قدم	//
7	مغربی تہذیب کے دلدادہ	//
8	کہیں لوازن 3 نہ ہو جائے	//
9	ابلیس کا سب سے بڑا ہتھکنڈا بے حیائی وفحاشی	--------
10	**الحکم للہ الملک للہ**	//
11	جہالت جدیدہ بمقابلہ جہالت قدیمہ	//
12	فاعتبروا یااولی الابصار!	حافظ عاکف سعید
13	میڈیا عوام کی عدالت میں	ایوب بیگ مرزا
14	فتنہ قادیانیت	//
15	رمضان، کرونا اور بدلتی دنیا	//
16	عید کبھی رمضان سے پہلے نہیں آتی	//
17	ہند چین کشیدگی اور خطے کا مستقبل	//
18	ہر چہ دانا کند، کند ناداں لیک بعد از خرابی بسیار	//
19	شائننگ انڈیا کی دھلائی	//
20	یہی ہے مرنے والی اُمتوں کا عالم پیری	//
21	تیسری عالمی جنگ کے امکانات	رفیق چودھری
22	عاقلاں را اشارہ بس است	ایوب بیگ مرزا
23	آیا صوفیہ	//
24	مہنگائی	//
25	نہ جب تک کٹ مروں میں۔۔۔	//
26	ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا	//
27	اسرائیل کی نہیں صرف اللہ کی حاکمیت اعلیٰ	//
28	پاک سعودی تعلقات میں تناؤ کیوں؟	//
29	قصۂ آدم وابلیس	//
30	منافقت	//
31	دل کے بہلانے کو غالبؔ	//
32	ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ!	//
33	دنیا ایک بڑی جنگ کے دہانے پر	//
34	رب کائنات کا فیصلہ	//
35	ورفعنا لک ذکرک	//
36	سنہری موقع	//
37	ابن جہل	//
38	امریکی صدارتی انتخابات اور پاکستان	//
39	تا تہہ وبالا نہ گردد ایں نظام	//
40	پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے	//
41	اسرائیل کو کیوں تسلیم نہیں کیا جانا چاہیے؟	//
42	ایشیا سرخ ہوتا نظر آ رہا ہے	//
43	قدم بقدم بڑھتی عالمگیریت	//
44	بھارت ایک Rogue ریاست	//
45	احیائے اسلام: جماعت سازی، خدشات اور تدارک	//

منبر ومحراب

''منبر ومحراب'' ندائے خلافت کا مستقل سلسلہ ہے۔ 2020ء کے دوران شائع ہونے والے ان خطابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	حقیقی ایمان کے تقاضے	خورشید انجم
2	معرفت خداوندی کا حصول	اعجاز لطیف
3	معیت خداوندی کا حصول	اعجاز لطیف
4	حق حکمرانی کا اہل کون؟	اعجاز لطیف
5	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی اہمیت	عبداللہ محمود
6	مسلمانوں سے ایمان اور انفاق کا تقاضا	اعجاز لطیف
7	ترقی اور عروج کا اصل راز	اعجاز لطیف
8	ویلنٹائن ڈے: سوشل وائرس	اعجاز لطیف
11	نور ایمان کی حقیقت	اعجاز لطیف
12	اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت	اعجاز لطیف
13	رمضان اور امت مسلمہ کی ذمہ داریاں	حافظ عاکف سعید
14	رمضان کی فضیلت واہمیت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
15	رمضان کا سبق، لیلۃ القدر اور پاکستان	حافظ عاکف سعید
16	عید الفطر اور امت مسلمہ (خطاب عید)	حافظ عاکف سعید
17	رمضان کے بعد کا روزہ	حافظ عاکف سعید
18	غزوۂ احد اور موجودہ حالات	حافظ عاکف سعید
19	کرونا وائرس ایک آزمائش	ڈاکٹر عارف رشید
20	اللہ ورسول ﷺ کی فرمانبرداری اور تعظیم	ڈاکٹر عارف رشید
21	ایمان لانے کا اصل تقاضا	حافظ عاطف وحید
22	حیات دنیا کا دھوکا	حافظ عاکف سعید
23	اسلامی معاشرت کے راہنما اصول	ڈاکٹر عارف رشید
24	اسلامی معاشرت کے راہنما اصول ii	ڈاکٹر عارف رشید
26	قربانی کے اصل تقاضے (خطاب عید)	ڈاکٹر عارف رشید
27	14 اگست: اصل پیغام کیا ہے؟	شجاع الدین شیخ
28	اللہ کے نیک بندوں کی دنیا اور آخرت	شجاع الدین شیخ
29	سرکش قوموں کا انجام	شجاع الدین شیخ
30	سابقہ اقوام کے انجام میں سبق	شجاع الدین شیخ
31	مظاہر قدرت میں توحید کا پیغام	شجاع الدین شیخ
32	دعوت دین کے لیے راہنمائی	شجاع الدین شیخ
33	تنظیم اسلامی کی دعوت	شجاع الدین شیخ
34	تنظیم اسلامی کی دعوت (ii)	شجاع الدین شیخ
36	عبادت کا جامع تصور اور ہمارا نظام	شجاع الدین شیخ
37	اندر کا فرعون اور بدلے کا دن	شجاع الدین شیخ
38	تقویٰ اور اس کا انعام	شجاع الدین شیخ
39	جنتی گھرانہ	شجاع الدین شیخ
40	جنتی گھرانہ کیسا ہوگا؟	شجاع الدین شیخ
41	باطل کو ہے فقط نظام عدل سے بیر	شجاع الدین شیخ
42	حق سے سرکشی ہلاکت ہے	شجاع الدین شیخ
43	اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر	شجاع الدین شیخ

44	کوئی تو ہے جو نظام ہستی چلا رہا ہے	شجاع الدین شیخ
45	دعوت دین کا اصل حق	شجاع الدین شیخ

زمانہ گواہ ہے

یہ تنظیم اسلامی کا ایک ہفتہ وار پروگرام ہے۔ جس میں معروف دانشور اور تجزیہ نگار حالات حاضرہ کے موضوع پر اپنی آراء کا اظہار کرتے ہیں۔

1۔	شہریت بل: بھارتی مسلمانوں پر وار	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
2	کوالا لمپور سمٹ بمقابلہ او آئی سی	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ، رضاء الحق
3	امریکہ ایران نورا کشتی i	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
4	امریکہ ایران نورا کشتی ii	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
5	آٹے کا بحران اور مہنگائی	غلام مرتضیٰ، رضاء الحق، حسن صدیق
6	ورلڈ اکنامک فورم اور پاک امریکہ تعلقات	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
7	ڈیل آف دی سنچری	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
8	کورونا وائرس اور خواتین مارچ	شجاع الدین شیخ، عبدالسمیع، حسیب اسلم
10	اقامت دین کا فریضہ اور دینی جماعتیں	ایوب بیگ مرزا، ڈاکٹر فرید پراچہ
11	امریکہ طالبان معاہدہ	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
12	مسلمانوں کی نسل کشی اور کورونا وائرس	ایوب بیگ مرزا، غلام مرتضیٰ
15	ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی دینی خدمات	اعجاز لطیف، خورشید انجم، وسیم احمد
16	قومی اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کی نمائندگی	ایوب بیگ مرزا، جسٹس نذیر، متین خالد
17	بھارتی مسلم دشمنی، افغان طالبان	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
18	بھارت چین کشیدگی، مزارِ عمر بن عبدالعزیز	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
19	نسلی تعصب اور جدید دنیا	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
20	کورونا وبا اور ہمارا طرزِ عمل	ایوب بیگ مرزا، آصف حمید
21	گریٹر اسرائیل کی تیاریاں اور عالم اسلام	عارف صدیقی، رضاء الحق
22	ہند چین جنگ: پاکستان کو ممکنہ خطرات	ایوب بیگ مرزا، عطاء الرحمان عارف
23	اسلام آباد میں مندر کی تعمیر	شجاع الدین شیخ، ایوب بیگ مرزا
25	سود اور اس کے خلاف جدوجہد کی تاریخ	عاطف وحید، زاھد الراشدی، قیصر امام
	سودی نظام کا متبادل	عاطف وحید، عتیق الظفر خان
26	تنظیم اسلامی میں امارت کی منتقلی	اعجاز لطیف، شجاع الدین شیخ
27	جھوٹے مدعیان نبوت	ایوب بیگ مرزا، محمد متین خالد
28	عرب اسرائیل دوستی: انجام کیا؟	ایوب بیگ، عارف صدیقی، انیس الرحمٰن
29	پاک سعودی تعلقات اور نیا مسلم بلاک	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
30	سیلاب: آزمائش یا عذاب	شجاع الدین شیخ، ایوب بیگ مرزا، آصف حمید
31	مغرب میں گستاخانہ خاکوں کی اشاعت	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
32	قائداعظم کا پاکستان	ایوب بیگ مرزا، اوریا مقبول جان، عطاء الرحمان عارف
33	افغان امن مذاکرات	ایوب بیگ مرزا، عارف صدیقی
34	FATF شکنجہ اور نکلنے کا راستہ	رضاء الحق، حسن صدیق
36	تیسری عالمی جنگ کے خطرات	ایوب بیگ مرزا، انیس الرحمان
37	بھارت ایک دہشت گرد ملک	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
38	فرانس میں توہین رسالت	شجاع الدین شیخ، ایوب بیگ مرزا، فرید پراچہ، رضاء الحق
39	امریکی انتخابات اور پاکستان	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
40	گلگت بلتستان صوبہ اور بھارتی تشویش	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
41	عرب ممالک کی اسرائیل نوازی اور بے حیائی	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
42	خادم حسین رضوی اور عرب اسرائیل تعلق	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق
43	انسداد جنسی زیادتی بل 2020ء	شجاع الدین شیخ، مفتی منیب الرحمان
44	بھارتی دہشت گردی اور سکھوں کی تحریک	ایوب بیگ مرزا، رضاء الحق، احمد سہیل
45	کیا سودی نظام سے نجات مل پائے گی؟	حافظ عاطف وحید، قیصر امام

کارِ تریاقی

کار تریاقی عامرہ احسان صاحبہ کے کالم کا مستقل عنوان ہے۔ اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات پر اُن کے درج ذیل کالم شائع کیے گئے۔

1	وقت کی آواز	2	فرنگی مدنیت کے فتوحات
3	دیدۂ عبرت نگاہ ہو	4	سیاست کے پیشوا
5	بدل ڈالو نظام گلشن	7	درد بے چارہ پریشان ہے
8	یہ اعمال بد کی ہے پاداش	9	ہر میر کارواں سے مجھے پوچھنا پڑا
10	لا غالب الا اللہ	11	ہمارے خون کی تحریک ہی سے جاری ہے
12	عالمگیریت کورونا کی زد میں	13	ان دیکھی دنیائیں
14	یہ انداز مسلمانی ہے؟	15	وہی خدا ہے
16	شرمائیں یہود	17	بجلیاں جس میں ہوں آسودہ
18	امریکہ مکافات عمل کی زد میں	19	امریکہ مکافات عمل کی زد میں ii
20	امریکہ مکافات عمل کی زد میں iii	21	امریکہ مکافات عمل کی زد میں iv
22	ڈراما ارتغرل: ایمان سازیا۔۔	23	ڈراما ارتغرل ایمان سازیا۔۔ii
24	مرے قافلے میں لٹا دے اسے	25	وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
26	رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے	27	رگوں میں وہ لہو باقی نہیں ہے۔
28	حذر اے چیرہ دستاں	29	کتنی برساتوں کے بعد
32	کلام نرم و نازک بے اثر	33	اعمال بد کی پاداش
33	جو عقل کا غلام ہو وہ دل	35	ربیع الاول کیسے منائیں؟
37	کنیز اہرمن و دوں نہاد مردہ ضمیر	39	طریق کوہکن میں بھی
41	اُن پہ لاکھوں سلام	42	دعا کرو! دل کی گہرائی سے
43	دشت و چمن سحر سحر		

حالات حاضرہ

1	گردش ایام	محمد سمیع
7	ڈیل آف دی سنچری	محمد مشتاق ربانی
12	عورت مارچ: ایجنڈا اور چند سوالات	ذوالفقار احمد چیمہ
13	تذکیری گفتگو: کورونا وائرس	حافظ عاکف سعید
13	کورونا وائرس	ابوالحسن
14	معاشی ایمرجنسی کا نفاذ ناگزیر ہے	حافظ عاطف وحید
16	قادیانیت آئین و قانون کی نظر	چوہدری اشتیاق احمد خان

صفحہ	عنوان	مصنف
	مسلم دشمنی میں امریکہ بھارت گٹھ جوڑ	وسیم احمد باجوہ
17	ارتغرل ڈرامہ اور کرنے کا کام	سید عبدالوہاب شیرازی
18	کرونا وائرس، عالمی معیشت، WHO	پروفیسر حافظ ظفر احمد
23	نیست ممکن جز بہ قرآن زیستین	اوریا مقبول جان
29	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
30	سچ تو یہ ہے	اوریا مقبول جان
	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
31	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ (ii)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
32	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ (iii)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
33	کرونا سے نپٹنے کے لیے طاقت کا استعمال	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ (iv)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
37	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ (vi)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
40	ابلیس کی مجلس شوریٰ اور حالات حاضرہ (vii)	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
44	فکر اقبال کی روشنی میں ہماری ذمہ داریاں	ڈاکٹر اسرار احمدؒ

دین و دانش

صفحہ	عنوان	مصنف
2	اخلاق کی اہمیت	انعام اللہ حقانی
3	اخلاق حسنہ	اُم عمار
	قرآن حکیم اور ہماری زندگی	سیف اللہ خالد
4	قرآن کی عظمت کا اعتراف	حافظ محمد عارف
5	لباس کے متعلق ہدایات	مفتی عبدالشکور
6	خدمت خلق کے اہم اعمال	فرید اللہ مروت
8	جہاد فی السبیل اللہ	شجاع الدین شیخ
9	مسلم معاشرہ میں حیا اور پاکدامنی	حافظ محمد ابراہیم
	اسلام میں عورت کا مقام	مولانا محمد اسلم شیخوپوری
	شرم وحیا	نامعلوم
	دجالی تہذیب کا ہدف: اسلامی معاشرتی نظام	تنظیم
	حیا اور پاکدامنی کی اہمیت	ذوالفقار احمد
	اسلام میں شرم وحیا کی اہمیت	محمد ادریس
	اسلام میں حیاء کی اہمیت	اُم عبداللہ
	ہمارا معاشرہ بے حیائی کی زد میں	ابن بشیر
	پردہ عورت کی زینت	بنت اسلام
	آزادیٔ نسواں کہ زمرد گلوبند	ندیم اعوان
11	ماہ رجب اور واقعہ معراج	محمد نجیب القاسمی
14	روزہ	مولانا محمد اسلم شیخوپوری
15	زکوٰۃ کی اہمیت وفرضیت	مفتی محمد لقمان رضا
16	منزل کی تلاش	محمد آصف احسان
17	روح سعید	بینا خالد حسین
18	غصب وخیانت	ابوعبداللہ
20	جہنم اور جہنم میں لے جانے والے اعمال	مولانا محمد اسلم شیخوپوری
21	ختم نبوت کے تقاضے	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
22	عیال پر خرچ کے فضائل	محمد یعقوب
	ملازمت کے حقوق	ندیم احمد انصاری
23	قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
24	عیدالاضحیٰ کا اصل پیغام	حافظ عاکف سعید
	دنیا فانی اور آخرت باقی	مولانا محمد ضمیر
26	موسیقی	مولانا محمد اسلم
27	مکی اور مدنی عہد میں دعوت کا طریقہ	مفتی محمد عارف
	ماہ محرم: تاریخ کے جھروکوں سے	مولانا عبدالرشید
31	ایمان کی سلامتی	ڈاکٹر محمد آصف احسان
32	علم کی فضیلت	ڈاکٹر محمد آصف احسان
34	دوسری دعا	ڈاکٹر محمد آصف احسان
35	اُسوۂ رسول ﷺ اور ہم	شجاع الدین شیخ
	اطاعت رسول ﷺ کی اہمیت	حافظ عاکف سعید
	اطاعت رسول ﷺ: ایمان کی علامت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	حضور ﷺ کا انقلاب اور معاشرتی مساوات	سید اسعد گیلانی
	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ غیروں کی نظر میں	فرید اللہ مروت
	حقیقی عزت والے ﷺ	محمد مشتاق ربانی
	محبت رسول ﷺ کا تقاضا	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
	اتباع رسول ﷺ	حکیم محمد سعیدؒ
39	استقامت اور عالی ہمتی	محمد آصف احسان
43	نبوت ورسالت اور اس کا مقصد	محمد فہیم

تنظیم وتحریک

صفحہ	عنوان	مصنف
1	نجویٰ	انجینئر حافظ نوید احمد
6	تنظیم اسلامی کے سلوگن میں تبدیلی	ادارہ
10	تحریکوں میں جلد بازی کا رجحان	سید قطب شہیدؒ
12	تصور امامت اپنے وسیع مفہوم میں	نعیم اختر عدنان
13	توڑ نہیں جادو، میری تکبیر نے تیرا	ندیم اعوان
19	انتباہ	رشید عمر
20	کرونا وائرس اور فریضہ دعوت دین	وقاص احمد
24	اسلامی انقلاب کی ضرورت واہمیت	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
26	غلبۂ دین کی جدوجہد کے تقاضے	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
28	حزب اللہ کی مسنون تنظیمی اساس	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
31	توڑ نہیں جادو مری تکبیر نے ترا	ندیم اعوان
	نفاذ اسلام کے لیے ایک تجویز	مخلص کارکن
38	امیر تنظیم اسلامی کا پیغام رفقاء کے نام	شجاع الدین شیخ
	اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں	ڈاکٹر اسرار احمدؒ
39	امیر تنظیم اسلامی کا انٹرویو	صحافی نعیم جاوید
41	نفاذ اسلام اور نیتوں کا فتور	اوریا مقبول جان

فکروطن

شمارہ	عنوان	مصنف
1	مزارات کے گدی نشینوں کی پولیٹیکل اکانومی	اکمل سومرو
6	ایک قوم نہیں دوقومی نظریہ	ڈاکٹر ضمیر اختر خان
13	اسلامی فلاحی ریاست: سمت کا مسئلہ	وقاص احمد
30	قائداعظم کی 11 اگست کی تقریر	ادارہ
40	دوقومی نظریہ، تحریک پاکستان اور چودھری رحمت علیؒ	رفیق چودھری

گوشۂ خواتین

شمارہ	عنوان	مصنف
11-	میں رب کی رضا پر راضی	ام عبداللہ
13	حسن کلام	ام عمار
34	اصلاح کا طریقہ	محمود اشرف

سیرت صحابیاتؓ

اس سال شمارہ نمبر 30 سے فریداللہ مروت کا مرتب کردہ سیرت صحابیاتؓ کے عنوان سے ایک نیا سلسلہ شروع ہوا۔ سال 2020ء میں اس کی 13 اقساط شائع ہوئیں۔

شمارہ	عنوان	مصنف
30	صحابیاتؓ کے کارنامے	فریداللہ مروت
31	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ	فریداللہ مروت
32	ام المومنین حضرت سودہؓ	فریداللہ مروت
33	ام المومنین حضرت سیدہ عائشہؓ	فریداللہ مروت
34	ام المومنین سیدہ حفصہؓ	فریداللہ مروت
36	ام المومنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ	فریداللہ مروت
37	ام المومنین سیدہ ام سلمہؓ	فریداللہ مروت
38	ام المومنین سیدہ زینب بنت جحشؓ	فریداللہ مروت
40	ام المومنین سیدہ جویریہؓ	فریداللہ مروت
41	ام المومنین حضرت اُم حبیبہؓ	فریداللہ مروت
42	ام المومنین حضرت صفیہؓ	فریداللہ مروت
43	ام المومنین حضرت میمونہؓ	فریداللہ مروت
45	ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ	فریداللہ مروت

متفرق مضامین

شمارہ	عنوان	مصنف
3	اُمت مسلمہ کی مظلومیت	شہباز رشید
4	یہود اور ہم	مولانا محمد اسلم شیخوپوری
19	ہٹلر کے ناقابل معافی اقدامات	اوریا مقبول جان
21	سوشل میڈیا صحیح اور غلط استعمال	خالد سیف اللہ
22	بچوں پر کارٹون کے منفی اثرات	مفتی محمد عارف
24	سوشل میڈیائی مصلحین: دعوت محاسبہ	محمد رضی الرحمٰن
29	اہل عرب کی غیرت وحمیت	کرم شاہ الازہری
36	عرب اور ترک خلافت عثمانیہ کے بعد	نبیل الکبیری

یادرفتگاں

شمارہ	عنوان	مصنف
7	حضرت عمر بن عبدالعزیز	مولانا ابوالکلام آزاد
22	ایک مرد مجاھد جو ہم میں نہیں رہا	نصیر احمد
23	گفتار وکردار کا غازی: سید منور حسن	احمد علی محمودی
34	عبدالغفار عزیز	ادارہ
	فضل مسیح سے محمد افضل آزاد تک	ادارہ
36	سب ہی خدام القرآن چلے جا رہے ہیں	انجینئر نعمان اختر
41	میرا مربی ومزکی	عطاء الرحمان عارف

نظمیں

شمارہ	عنوان	شاعر
5-	اے وادیٔ کشمیر	شیخ رحیم الدین
9	برقع	طاہر قریشی
35	نعت رسول مقبول ﷺ	اقبال عظیم
39	یہ دور ستمگار	عبدالمالک مضطر

رودادیں/خصوصی رپورٹ

شمارہ	عنوان	مصنف
2	مرکزی انجمن خدام القرآن کا سینتالیسواں سالانہ اجلاس	مرتضیٰ احمد اعوان
7	سیمینار: کشمیر، شہریت قانون	احمد علی محمودی
10	سیمینار: اسلام کے خاندانی نظام پر مغرب کا حملہ	احمد علی محمودی

مطالعۂ کلام اقبال

مطالعۂ کلام اقبال کے عنوان سے علامہ اقبال کے فارسی کلام کے چنیدہ حصوں کی تشریح کا سلسلہ 2020ء میں بھی جاری رہا۔ جس کے تحت (قسط 146 سے 183 تک) اقبال کے مجموعہ ''خطاب بہ جاوید'' میں نظم ''سخنے بہ نژادنو'' اور نظم ''پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق'' کے اشعار کی تشریح مکمل ہوئی۔

تنظیم اسلامی کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

پنجاب

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
2	جنوبی پنجاب	تونسہ شریف میں امیر حلقہ کا خطاب عام	وقاص احمد
	جنوبی پنجاب	ملتان میں نئے رفقا کا تعارفی پروگرام	شوکت حسین
6	لاہور غربی	سہ ماہی اجتماع	محمد یونس
	بہاولپور	امیر حلقہ کا خطاب	شوکت حسین
10	فیصل آباد	امیر تنظیم کا دورہ	رفیق
	سرگودھا	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمود عالم
14	سرگودھا	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمود عالم
	فیصل آباد	امیر تنظیم کا دورہ	رفیق
	بہاول نگر	سہ روزہ دعوتی وتربیتی پروگرام	عبدالجبار نور
	سرگودھا	آگاہی منکرات مہم	محمود عالم
	سرگودھا	امیر تنظیم کا دورہ	
15	پنجاب شمالی	سہ ماہی اجتماع	صوفی صفدر
36	لاہور شرقی	سہ ماہی اجتماع	قرۃ العین
	لاہور غربی	امیر محترم کی رفقاء سے ملاقات	وقاص احمد
39	ساہیوال	امیر محترم کا دورہ	سیف الرحمان
	سرگودھا	امیر محترم کا دورہ	رفیق تنظیم
	بہاولنگر	امیر محترم کا دورہ	سجاد سرور
	گوجر خان	امیر محترم کا دورہ	ندیم مجید
	پنجاب جنوبی	امیر محترم کا دورہ	شوکت حسین
	پنجاب جنوبی	امیر حلقہ کا دورہ لیہ	شہریار خان
	کھاریاں	امیر حلقہ کا دورہ	رفیق تنظیم
	گجرانوالہ	امیر حلقہ کا دورہ	رفیق تنظیم
	گجرانولہ	امیر حلقہ کا دورہ حلقہ جات قرآنیہ	رفیق تنظیم

	گجرانوالہ	توسیع دعوت پروگرام	رفیق تنظیم
	گجرانوالہ	توسیع دعوت پروگرام گاوں پوڑ	رفیق تنظیم
42	فیصل آباد	توہین رسالت کے خلاف مظاہرہ	رفیق تنظیم

سندھ

شمارہ	حلقہ	پروگرام	رپورٹ
14	سکھر	سہ ماہی تربیتی اجتماع	ذکاالرحمان
	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل
	کراچی جنوبی	سالانہ اجتماع حلقہ خواتین	
36	کراچی شمالی	کل رفقاء اجتماع	رفیق
	کراچی جنوبی	امیر محترم کی رفقاء سے ملاقات	محمد سہیل راؤ
39	سکھر	امیر محترم کا دورہ	نصراللہ انصاری
42	کراچی جنوبی	خصوصی پروگرام	محمد سہیل راؤ
	کراچی جنوبی	سہ ماہی تربیتی اجتماع	محمد سہیل راؤ

خیبر پختونخوا

شمارہ	حلقہ / تنظیم	پروگرام	رپورٹ
36	مالاکنڈ	بی بیوڑ کی دعوتی سرگرمیاں	خالد محمد زئی
	مالاکنڈ	امیر محترم کا دورہ	ابوکلیم
39	کے پی کے جنوبی	امیر محترم کا دورہ	شمیم خٹک
	کے پی کے جنوبی	گستاخانہ خاکوں کے خلاف مظاہرہ	رفیق تنظیم
42	مالاکنڈ	فرانس کے خلاف مظاہرہ	شاہ وارث

بلوچستان

شمارہ	حلقہ / تنظیم	پروگرام	رپورٹ
42	بلوچستان	امیر تنظیم کا دورہ	محبوب سبحانی

انگریزی مضامین

1	Afghanistan papers proves U.S invasion	Paul Antonopoulos
2	Muslims in india will be targeted....	Express Tribune
3	Anti-Semitic Smear	The January 2020
4	Struggle Against Injustice	Zafar Bangash
5	Trum's "No-Peace Plan for Palestine	Stephen Lendman
6	Trump Green lights Greater Israel	Philip Giraldi
7	Trumlp and Balfour Compared	James J. Zogby
8	Human conscience in the west is dead:...	Telesur, Ahsan
9	The muslim woman and the Islamic moral..	Dr. Absar Ahmad
10	Message of Amir ul Mumineen	Hibatullah Akhund
11	The assault of the west on the Social....	Press Release
12	IDF Knee-Capping Besieged Gazans.	Stephen Lendman
13	Muslim generosity in the age of	Crescent International
14	For my first Ramadan as a Muslim.....	Samia Ahmed
15	India;s Policy of Genocide....	Tahir Mahmoud
16	A Ramadan Day in the Life of a Muslim	Habeeba Husain
17	Remembering Palestine on Nakba Day	Philip Giraldi
18	The Face of Rebellion: George Floyd and...	Donald Monaco
19	Us police learn their brutal tactics in Israel	Abdul Haqq
20	Trump vs Biden: Lose/ Lose...	Robert Fantina
21	Deadly consequences of India's punga...	Zia Sarhadi
22	Morally Robbed Education	Khadija Andleeb
23	Trump wants out of Afghanistan.....	Kevin Barrett
24	Salvation of the Muslim Ummah....	Dr. Absar Ahmad
25	The ICC and NGOs: Modern Day ...	Tony Cartalucci
26	On the single national Curriculum...	Maryam Sakeenah
27	Only Islamic Ideology can keep Pakistanis..	Shujauddin Shaikh
28	Diplomacy and alcohol	Abdul Basit
29	The raison D'etre of Pakistan	Nida Team
30	19 Years after 9/11...	Nida Team
32	Israel, the West's favorite 'democracy'...	Ayman Ahmed
33	UAE-Israel Spy Base to cover Pakistan..	Dr. Ahsan
34	Macron targets Islam and French Muslims	Frontier Post
35	The Holy Prophet (PBUH) is a Role Model	Liaqat Baloch
36	Social Engineering...	Sadiq Ur Rahman
37	Sexualization and Exploitation of Women...	Ayub Baig Mirza
38	And we Exalted The Praise..	Raza Ul Haqq
40	The promulgation and implementation	Press Release
41	It is time for the U.S to Face its war Crimes	Joe Lauria
42	The war Crimes of Bush and Blair....	Rod Driver
43	India most corrup country in Asia..	Crescent International
44	The staggering scale of india's anti-pakistan	Raza Ul Haq

تحریری صلاحیت کے حامل رفقاء متوجہ ہوں

امیر تنظیم اسلامی کی ہدایت کے مطابق جو رفقاء تحریر کا ذوق رکھتے ہیں، وہ اپنی تحریریں مقامی نظم کے ذریعے ”اصلاح تحریر کمیٹی“ کو ارسال کریں۔ یہ کمیٹی آپ کی تحریروں کو بہتر اور معیاری بنانے کی خاطر خامیوں کی نشاندہی کرے گی۔ اُن کی اصلاح کرے گی اور اُن کی نوک پلک سنوار کر آپ کو واپس بھیجے گی، تاکہ آئندہ آپ اپنی تحریر میں بہتری لاسکیں۔ جو تحریریں اچھے معیار کی ہوں گی اُنہیں تنظیمی جرائد بلکہ اخبارات میں بھی شائع کروانے کی کوشش کی جائے گی۔

رفقاء سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تحریروں میں واضح اور سادہ انداز اختیار کریں۔ طوالت سے اجتناب کریں۔ موضوع کے حوالے سے پہلے سوچیں۔ لکھنے کے بعد کم از کم تین بار تنقیدی نگاہ سے ضرور پڑھیں۔ اپنی سوچ کو مثبت رکھیں۔ غیر تحقیق شدہ معلومات سے گریز کریں۔ تمام لکھنے والے رفقاء سے گزارش ہے کہ اپنی تحریر کے اوپر ”اصلاح تحریر کمیٹی“ ضرور لکھیں اور درج ذیل ایڈریس پر ارسال کریں:

دارالاسلام، مرکز تنظیم اسلامی
23 کلومیٹر ملتان روڈ، چوہنگ، لاہور
ای میل: markaz@tanzeem.org

Vol. 29 | Regd. C.P.L NO. 114 | No.45

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore